الحمد للہ

کہ داڑھی بڑھانے کا وجوب اور منڈانے یا مقدار شرع سے زیادہ کتروانے کی حرمت اور ان کی مذمت میں اٹھارہ آیتیں بہتر حدیثیں ساٹھ ارشادات علماء سے کامل تحقیق اور منکرین کے شبہات کا پورا ابطال ہے

باسم تاریخی

لمعۃ الضحیٰ

فی

اعفاء اللحیٰ

تصنیف لطیف امام اہلسنت ناصر شریعت ہادی ملت قامع بدعت مجدد مأتہ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ صاحب تصانیف کثیرہ باہرہ اعلیحضرت سیدنا و مولٰنا مفتی الحاج احمد رضا خاں صاحب قادری برکاتی

متع اللہ المسلمین بطول بقائہ

حسب فرمایش

شیخ رحمت اللہ مالک مکتبۂ رضویہ لالہ موسیٰ غلہ منڈی پاکستان نے

کواپریٹیو کیپٹل پرنٹنگ پریس لاہور سے چھپوایا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استفتا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ولید کہتا ہے داڑھی منڈانا حرام نہیں الحرام ماثبت ترکہ بدلیل قطعی لاشبہۃ فیہ حرام وہ جس کی حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہو قرآن شریف میں تو اس کا کہیں حکم ہی نہیں یا ابن ام لاتاخذ بلحیتی سے کوئی حکم نہیں نکلتا بلکہ ایک بات ہمارے مفید البتہ پیدا ہوتی ہے کہ داڑھی بڑھانا بعض وقت مضر ہوتا ہے دشمن نے بڑی داڑھی پکڑکر مارنا شروع کیا تو پٹنا ہی پڑا سنن ابی داؤد میں یوں مروی ہے عشر من الفطرۃ قص الشارب واعفاء اللحیۃ الخ حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل و داود بن شعیب قالا حدثنا حماد عن علی بن زید عن سلمۃ الخ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ان من الفطرۃ المضمضۃ والاستنشاق بالارقلم یذکر اعفاء اللحیۃ وروی نحوہ عن ابن عباسؓ قال خمس کلہا فی الرؤس وذکر فیہ الفرق ولم یذکر اعفاء اللحیۃ قال ابوداود وروی نحو حدیث حماد عن طلق بن حبیب ومجاہد وعن بکر المزنی قولہم ولم یذکر اعفاء اللحیۃ حاصل اس کا یہ کہ ان نودس رواۃ نے یہ روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حدیث میں داڑھی بڑھانے کا ذکر نہیں کیا بلکہ اُس کی جگہ مانگ کو فرمایا اس سے بھی معلوم کہ داڑھی بڑھانا بھی ویسی ہی سنت ہے جیسے مانگ کا رکھنا معہذا یہ حدیث مختلف فیہ تو ضرور ہے پس لائق اعتبار نہ ہی پھر صحیح بخاری میں یوں ہی خالفوا المشرکین قصوا الشوارب واعفوا اللحی مخالفت کرو مشرکین کی ترشواؤ مونچھ اور بڑھاؤ داڑھی خالفوا المشرکین یہ جملہ فغیہ نظر اسواسطے کہ بعض مشرکین داڑھی بڑھاتے رہتے ہیں پس انکی مخالفت یہ ہے کہ داڑھی منڈاؤ اور بعض منڈاتے ہیں تو اُن کی مخالفت یہ ہے کہ بڑھاؤ

بہر حال بڑھانے اور منڈانے والے دونوں خالفوا المشرکین میں داخل ہیں کیونکہ مخالفت کا حکم عام ہے جس مشرک کی چاہیں مخالفت کریں باقی رہا اس کا جواب وقصوا الشوارب واحفوا اللحی مخفی ہے کہ انبیا علیہم السلام ہمیشہ درستگی اخلاق کے واسطے مبعوث ہوئے اسلئے ہمارے پیغمبر آخر الزماں بھی مبعوث ہوئے اُن پر دین کامل اور نبوت ختم ہو گئی الیوم اکملت لکم دینکم آج کے دن ہمنے تمہارا دین تم پر کامل کر دیا داڑھی بڑھانا اخلاق میں داخل ہے تو باوجود اسکے کہ قرآن کامل کتاب اللہ کی ہو اخلاقی احکام سے خالی ہو تو دین کامل نہ ٹھہرا لامحالہ کہنا پڑیگا کہ یہ اخلاق میں داخل نہیں اور اس سے ہمارا مطلب حاصل ہو جاتا ہو۔ داڑھی بڑھانا مستحب البتہ ہو یا بہت ہو گا سنت لیکن یہ بھی حد اعتدال تک ہے ریش بایدت دو سہ موئے وز نخداں پوشتے نہ کہ در سایۂ او بچہ دہد خرگوشے قول عرب ہو من طال لحیتہ فقد نقص عقلہ بالفرض محال تسلیم بھی کرلیں کہ داڑھی بڑھانا فرض یا منڈانا حرام ہے تو اُس کا یہ جواب ہو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واذا حللتم فاصطادوا یعنی احرام سے فارغ ہونے کے بعد شکار کرو شکار کرنا صیغۂ امر میں فرمایا گیا جو علامت فرضیت ہے لیکن آجتک اسپر عملدرآمد نہوا سبب اس کا یہ ہے کہ یہ حکم طبائع پر موقوف رکھا گیا ہے کہ جی چاہے تو شکار کرو حاصل یہ کہ شریعت کے بعض احکام ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا نہ کرنا موجب عتاب شرعی نہیں فرضیت یا حرمت قرآن ہی سے ثابت ہو سکتی ہے یا حدیث متواتر یا مشہور ہو حرام فرض کے مقابلہ میں آتا ہے تو جب داڑھی منڈانا حرام ہوا تو رکھنا فرض ہوا مگر فرض کسی نے نہ لکھا ہے

زقرآں سخن گفتہ ام وز حدیث
سخن راست گر تو بگوئی ہے
پس اعفاے لحیہ چرا گوئی فرض
گرایدوں کہ قرآں ہمی کامل است

سر از من نہ پیچد جز ابلہ خبیث
بدشت حقائق بوئی ہے
تنت را خباثت مگر گشت مرض
پس اعفائے لحیہ چرا مضر است

انتہی یہ قول ولید کا کیسا اور داڑھی منڈانے کا حکم کیا ہے بینوا توجروا۔

فتوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ

الحمد للہ الذی ھدنا للاسلام ووفقنا لاقتفاء آثار انبیائہ الکرام واجتناب اقذار الکفرۃ الانجاس الارجاس اللیام وافضل الصلوات والسلام علی سید الھادین الی سُبل السلام الذی اوتی القرآن ومثلہ معہ فی احکام الاحکام وآن رغم انف الملحدین فی الدین المارِدین الطغام وعلی الہ واصحابہ المتأدبین بادابہ الذین اداروا بالقتل والاسر والھزم الراحی علی الجمع المقبوح المنبوح المحلوق اللحی من علوج الارداء ومجوس الاعجام فصلی اللہ تعالیٰ علی الحبیب والہ مظاھر جمالہ وعلینا معھما الی یوم القیام

الجواب

رب انی اعوذبک من ھمزات الشیطین واعوذبک رب ان یحضرون قال ربنا تبارک وتعالیٰ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰھِلِیْنَ جاہلوں سے موڑ پھیرے ولید بلید جس کی علمی لیاقت، پر ماشاء اللہ خود اسی تحریر کا ایک ایک فقرہ گواہ (۱) خاک بوسر مضامین الفاظ تک ٹھیک نہیں نثر نثرہ نثار نظم نظم پردین (۲) عبارت ماثبت ترکہ ترجمہ جسکی حرمت (۳) اصل عبارت خود مفسر مقصود کہ ترک حلق لقیناً قطعاً متواتر بلکہ ضروریات دیں سے ہے (۴) ترجمہ دیکھیے تو دور موجود کہ حرام کی حد میں حرمت ماخوذ (۵) سنن ابی داؤد شریف سے نقل میں عجب مضحکہ خیز جہل وسفاہت کچھ ازروئے چالاکی کچھ براہ جہالت اصل حدیث حسن متصل سند کہ نہ صرف سنن ابی داؤد بلکہ صحیح مسلم وسنن نسائی وجامع ترمذی وسنن ابن ماجہ ومسند امام احمد وغیرہا اجلہ کتب معتمدہ مشہورہ میں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ خود حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرماتے ہیں دس چیزیں اصل فطرت وشرائع قدیمہ مستمرہ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والتحیۃ سے ہیں ازانجملہ لبیں کتروانی اور داڑھی بڑھانی یہ حدیث جلیل جسے امام مسلم نے اپنے صحیح میں تخریج فرمایا امام ابوداؤد نے سکوت کیا امام ترمذی نے ھذا حدیث حسن کہا اسکی وقعت چھپانے کو سند تو سند یہ بھی نقل نہ کیا کہ کس کی روایت ہے (ام المومنین) کس کا ارشاد ہے (حضور افضل المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ علیہم علیہا وسلم) دوسری

حدیث کہ خود نفس اسناد میں امام ابوداؤد نے اُسکی سند میں ارسال یا انقطاع کا پتا بتادیا تھا تابعی تک
رکھتے ہیں تو مرسل ہوتی ہے صحابی تک پہنچاتے ہیں تو منقطع ہوئی جاتی ہے ناقل عاقل ابتداء سے اُسکی
سند نقل کرلایا جب اسپر آیا صاف قطع کرکے الیٰ آخرہ کا پردہ چھپایا حالانکہ اہل علم کے نزدیک اسیقدر نقل اُسکا
حال جاننے کو بس تھی ارسال و انقطاع سے قطع نظر کیجیے خود سند میں سلمہ بن محمد مجہول اور علی بن جدعان شیعی
ضعیف واقع اصل عبارت سنن ابی داود یوں ہے حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل و داود بن شبیب قالا ثنا حماد
عن علی بن زید[1] عن سلمۃ[2] بن محمد بن عمار بن یاسر قال موسیٰ عن ابیہ[3] وقال داؤد عن عمار[4] بن یاسر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ان من الفطرۃ المضمضۃ والاستنشاق
فذکر نحوہ ولم یذکر اعفاء اللحیۃ وزاد والختان الخ۔

(۶) پھر اس حدیث کو اُسکے مخالف سمجھنا کیسی جہالت بیہزہ اس میں تو خود من تبعیضیہ موجود ہے
کہ فرمایا خصال فطرت سے بعض چیزیں یہ ہیں خود معلوم ہوا کہ بعض اور بھی ہیں تو داڑھی بڑھانے
کا اس میں ذکر نہ آنا حدیث ام المومنین کا کب مخالف ہوسکتا ہے اور یہ تو جاہلوں سے
کیا کہا جائے اہل علم جانتے ہیں کہ ایسی جگہ عدد میں بھی حصر مقصود نہیں ہوتا بلکہ اعانت ضبط و حفظ
کے لئے صرف مذکورات کا شمار کرنا ولہذا ہم اس حدیث دوم کی زیادات یعنی ختان
و انتضاح کو بھی خصال فطرت سے مانتے ہیں اور حدیث اول کو باآنکہ اُس میں عدد مذکور ہے
اس کا نافی نہیں جانتے عشر من الفطرۃ نہیں الفطرۃ عشر ہوتا جب بھی زیادہ کے منافی نہ تھا ولہذا
ابوبکر بن العربی نے شرح ترمذی میں خصال فطرت کا عدد تیس تک پہنچایا اتحاف السادۃ المتقین
میں ہے مفہوم العدد لیس بحجۃ لانہ اقتصر فی حدیث ابی ہریرۃ علی خمس وفی حدیث ابن عمر علی ثلث وفی
حدیث عائشۃ علی عشر مع ورود غیرہا وقد تقدم انہا ثلثۃ عشر و اوصلہا ابوبکر بن العربی الی ثلثین فتاوائے
فقیر کے مجلد رابع میں مسئلہ وجوہ افضلیت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تفصیل بازغ دیکھنی ہو
تو فقیر کا رسالہ البحث الفاحص عن طرق احادیث الخصائص ملاحظہ کیجئے کہ
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی فرمایا فضلت علی الانبیاء بست ہیں چھ باتوں میں
تمام انبیاء پر فضیلت دیا گیا مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہیں فرمایا اعطیت خمسا لم

[1] ضعیف من الرابعۃ ۱۲ تقریب [2] مجہول من الخامسۃ ۱۲ التقریب [3] مقبول من الثالثۃ ۱۲ التقریب [4] لعایتہ عن جدہ مرسلۃ ۱۲ میزان

یعطہن احد احد قبلی مجھے پانچ چیزیں وہ عطا ہوئیں کہ مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں الشیخان عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک حدیث میں ہے فضلت علی الانبیا بخصلتیں میں انبیا پر دو باتوں میں فضیلت دیا گیا البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسری میں ہے ان جبرئیل بشرنی بعشر لم یوتہن نبی قبلی جبرئیل نے مجھے دس چیزوں کی بشارت دی کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں ابن ابی حاتم وعثمان الدارمی وابونعیم عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالےٰ عنہ طرفہ یہ کہ ان سب احادیث میں نہ صرف عدد کہ معدود بھی مختلف ہیں کسی میں کچھ فضائل شمار کیے گئے کسی میں کچھ کیا یہ حدیثیں معاذ اللہ باہم متعارض سمجھی جائینگی یا دو یا دس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلتیں منحصر حاش للہ اُن کے فضائل نا مقصور اور خصائص نامحصور بلکہ حقیقۃً ہر کمال ہر فضل ہر خوبی میں عموماً اطلاقاً اُنھیں تمام انبیا و مرسلین وخلق اللہ اجمعین پر تفضیل تام وعام ومطلق ہے کہ جو کسی کو ملا وہ سب اُنھیں ملا اور جو اُنھیں ملا وہ کسیکو نہ ملا ع

انچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری ؛ بلکہ انصافاً جو کسیکو ملا آخر کس سے ملا کس کے ہاتھ سے ملا کس کے طفیل میں ملا کس کے پرتو سے ملا اُسی اصل ہر فضل ومنبع ہر جود وسر ایجاد وتخم وجود سے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم ع فانما اتصلت من نورہ بہم ؎ انما خلوا صفاتک للناس کما مثل النجوم الماء ؛ یہ تقریر فقیر نے یہاں اس لئے ذکر کی کہ حدیث خمس من الفطرۃ یا الفطرۃ خمس یا قول ابن عباس خمس کلہا فی الراس دیکھکر سفہا کو سودا نہ اوچھلے۔

(۷) کمال سفاہت یہ کہ ایک سند کے سب راویوں کو جدا جدا شمار کر کے حکم لگا دیا ان نو دس رواۃ نے یوں روایت کی حالانکہ سلسلۂ سند میں اگر یکے از دیگرے ہزار تک عدد رواۃ پہنچے تو وہ ایک ہی راوی کی روایت ہے اُس میں تعدد نہیں ہو سکتا جب تک مرتبۂ واحدہ میں متعدد راوی نہ ہوں ورنہ سند عالی سے نازل اشرف ہو خصوصاً اُنکے نزدیک جو کثرت رواۃ سے ترجیح مانتے ہیں حالانکہ یہ بالبداہۃ باطل وہ تو خیر گزری کہ یہ شخص خود سلمہ تک کوئی سند متصل نہ رکھتا تھا ورنہ آپ سمیت کوئی تیس چالیس گن دیتا کہ اتنے راویوں نے اعفا ذکر کیا

(۸) کچھ پڑھا لکھا ہوتا تو اپنی ہی نقل کردہ عبارت دیکھتا کہ ابوداؤد نے لم یذکر اعفاء اللحیۃ بصیغہ واحد فرمایا ہے کہ اس راوی نے اعفاء لحیہ کا ذکر نہ کیا یا لم یذکروا بصیغۂ جمع۔ ظاہر اپنی نقل ہیں

جو لم یذکرہ اعفاء اللحیۃ واقع ہوا واو عاطفہ کو واو جمع سمجھا اور سابق ولاحق کے تمام صیغ مفردہ ذکر زاد
قال لم یذکر سے آنکھیں بند کر کے صاف لم یذکرہ اپنا لیا کہ تمام رجال سند کو شامل ہو۔
(۹) لطیف تر یہ کہ ان سب رواۃ نے یہ روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس
حدیث میں داڑھی بڑھانے کا ذکر نہ کیا بے علم بیچارہ تو لم کے معنے بھی نہیں جانتا اور ناحق
و ناروا آثار موقوفہ و مقطوعہ کو قول رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھہرائے دیتا ہے ابن عباس
صحابی ہیں اور مجاہد و بکر و طلق تابعین یہ آثار خود انھیں حضرات کے اپنے قول ہیں نہ کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد۔ تنبیہ طلق سے اُن کا قول بھی دونوں طرح مروی نسائی
نے بسند صحیح اُس سے دس کا مل روایت کیں جن میں و توفیر اللحیۃ موجود۔
(۱۰) لطف بر لطف یہ کہ ان سب نے اُسکی جگہ مانگ روایت کی اللہ اللہ اتنا بے ادراک اور
ایسا بے باک ذرا کسی ذی علم سے عبارت ابی داؤد کا ترجمہ کرا کر دیکھے کہ وہ مانگ کا ذکر صرف
اثر ابن عباس میں بتاتے ہیں یا ان سب کی روایت یہی ٹھہراتے ہیں بے علم کے نزدیک
گویا عدم ذکر اعفاء اللحیہ کے معنی ہی یہ ٹھہرے ہیں کہ اُسکی جگہ مانگ کا ذکر کیا۔
(۱۱) جب جہالت کی یہ حالت تو اسکی کیا شکایت کہ اپنے اس زعم باطل پر فرق و اعفا کا ذکر و
شمار میں تبادل سمجھکر دونوں کا حکم یکساں ٹھہرا دیا ایسا ہوتا بھی تو اُس کا حاصل صرف اتنا
نکلتا کہ جس بات کا یہاں تذکرہ ہے یعنی خصال فطرت سے ہونا اس میں دونوں شریک
ہیں نہ یہ کہ سب احکام میں یکساں ہیں عمدۃ القاری و فتح الباری و ارشاد الساری شروح
صحیح بخاری وغیرہا کتب کثیرہ میں ہے۔ واللفظ للخطیب ہذہ الخصال منہا ما ہو واجب کالختان
وما ہو مندوب ولا مانع من اقتران الواجب بغیرہ کما قال تعالیٰ کلوا من ثمرہ اذا
اثمر واٰتوا حقہ یوم حصادہ فایتاء الحق واجب والاکل مباح۔
(۱۲) پھر چالاکی یہ کہ اسکے متصل جو امام ابو داود نے دوسری حدیث مرفوع حضور سید عالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم اور ایک اثر امام ابرہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کیا کہ ان میں بھی داڑھی
بڑھانے کو شمار فرمایا ناقل عاقل اُسے اُڑا گیا عبارت سنن یہ ہے وفی حدیث محمد بن عبداللہ
بن ابی مریم عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واعفاء اللحیۃ عن

ابرہیم النخعی نحوہ وذکر اعفاء اللحیۃ والختان (۱۳) کمالِ جہالت دیکھیے کہ اپنے مقام اجتہاد سے
تنزل کرکے داڑھی بڑھانے کو فرض منڈانے کو حرام تسلیم کرتا اور اس تسلیم کی تقدیر پر
امر اباحت کے لئے ہونے سے جواب دیتا ہے بے عقل سے کون کہے کہ جب حرمت تسلیم
پھر اباحت کہاں (۱۴-۱۵-۱۶) اللہ عزوجل کے پاک مبارک رسولوں سے استہزا
اُنھیں بے اعتدالی کا مرتکب بتانا شرع مطہر کو بے اعتدالیوں کا پسند کرنیوالا ٹھہرانا سیدنا
موسیٰ کلیم اللہ و ہارون نبی اللہ علیہما الصلاۃ والسلام کی نسبت وہ ملعون الفاظ کہ دشمن نے
بڑی داڑھی الخ ہارون علیہ الصلاۃ والسلام کی ریش مطہر بڑی ہونا قرآن عظیم سے ثابت جانکر
پھر وہ ناپاک ملعون شعر دو تین بال پر اعتدال بند اور شریعت و انبیا کو بڑھانا پسند ان باتوں
کا جواب کفرستان ہند میں کیا ہو سکتا ہے مگر صبح قیامت قریب ہے وسیعلم الذین ظلموا
ای منقلب ینقلبون ۝ قل اباللہ وایتہ کنتم تستھزؤن ۝ والذین یؤذون
رسول اللہ لھم عذاب الیم۔ جب جہل و جہالت و شیوۂ جاہلیت و بدعقیدی و جرات کی یہ
نوبت تو کلام و خطاب کا کیا محل اور حق کے حضور گردن جھکانے کی کیا اہل مگر قرآن عظیم نے جہاں
اعراض کا حکم بتایا فاصدع بما تؤمر ولتبیننہ للناس بھی ارشاد فرمایا لہٰذا ایضاح حق و ازاحت
باطل استیصال شبہات و استحصال دلائل کے لیے یہ چند تنبیہیں مکتوب اور مسلمانوں کے حق میں حضرت
حق سے حق پر استقامت مطلوب وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب **تنبیہ**
اول مسلمانو تمہارے رسول اکرم سید عالم عالم اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رب عزوجل
نے علم اولین و آخرین عطا فرمایا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرآن عظیم[ع] اتارا تبیانا
لکل شئ ہر چیز کا روشن بیان تفصیل کل شئ ہر شے کی کامل شرح ما فرطنا فی الکتٰب من
شئ ہمنے کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا۔ اس میں تمام احکام جزئیہ تفصیلیہ ہی نہیں بلکہ ازلًا ابدًا جمیع
کوائن و حوادث بالاستیعاب موجود ہیں امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے مروی کہ حضور پرنور
سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کتاب اللہ فیہ نبأ ما قبلکم وخبر ما بعدکم وحکم
ما بینکم قرآن اسمیں خبر ہے ہر اس چیز کی جو تم سے پہلے ہا ہے اور ہر اس شے کی جو
تمہارے بعد ہو اور حکم ہے ہر اس امر کا جو تمہارے درمیان ہے رواہ الترمذی عبد اللہ بن

ع ذکر الامام السیوطی ہذہ الآیۃ فی النوع الخامس والستین من کتابہ الاتقان مفیدا ان المراد بالکتاب القرآن ۱۲ منہ
۲۲ دو سولہ

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں لوضاع لی عقال بعیر لوجدتہ فی کتاب اللہ اگر میرے اونٹ کی رسی گم جائے تو میں قرآن عظیم میں اسے پالوں ذکرہ ابن ابی الفضل المرسی نقل عنہ فی الاتقان امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں لوشئت لاوقرت من تفسیر الفاتحۃ سبعین بعیرا میں چاہوں تو سورۂ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹ بھروادوں۔ ایک اونٹ کے من بوجھ اٹھاتا ہے اور ہر من میں کے ہزار اجزا حساب سے تقریباً پچیس لاکھ جز آتے ہیں یہ فقط سورۂ فاتحہ کی تفسیر ہے پھر باقی کلام عظیم کی کیا گنتی پھر یہ علم علم علی ہے اسکے بعد علم عمر اس کے بعد علم صدیق کی باری ہے ذہب عمر بتسعۃ اعشار العلم عمر علم کے نو حصہ لیگئے کان ابوبکر اعلمنا ہم سب میں زیادہ علم ابوبکر کو تھا۔ پھر علم نبی تو علم نبی ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غرض قرآن عظیم و فرقان کریم میں سب کچھ ہے جسے جتنا علم اتنی ہی فہم جس قدر فہم اسی قدر علم وتلک الامثال نضربہا للناس وما یعقلہا الا العلمون کہاوتیں ارشاد تو سب کیلئے ہوئی ہیں پر انکی سمجھ انھیں کو ہے جو علم والے ہیں پھر علم کے مدارج بعید متفاوت وفوق کل ذی علم علیم علم امکان میں نہایت نہایات حضور سید الکائنات علیہ وعلی آلہ افضل الصلوات والتحیات ولہذا ارشاد ہوا۔ انا انزلنا الیک الکتب بالحق لتحکم بین الناس بما اراک اللہ تو حضور کا جو کچھ علم جو کچھ رائے جو کچھ طریقہ جو کچھ ارشاد ہے سب قرآن عظیم سے ہے ان الی ربک المنتہی سب قرآن عظیم میں ہے ان ہو الا وحی یوحی مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے علم تام وشامل سے جانا کہ آخر زمانہ میں کچھ بددین مکابر بدلگام فاجر ایسے آنے والے ہیں کہ ہمارا جو حکم اپنی اندھی آنکھوں سے بظاہر قرآن عظیم میں نہ پائیں گے منکر ہو جائیں گے بل کذبوا بما لم یحیطوا بعلمہ ولما یاتہم تاویلہ کذلک کذب الذین من قبلہم فانظر کیف کان عاقبۃ الظلمین لہذا حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف ارشاد فرمایا الا انی اوتیت القران ومثلہ معہ الا یوشک رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بھذا القران فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ وما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ وان ما حرم رسول اللہ کما حرم اللہ سن لو مجھے قرآن عطا ہوا اور قرآن کے ساتھ اسکا مثل۔ خبردار نزدیک ہے کہ کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر پڑا کہے یہی قرآن لئے رہو اسمیں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو جو حرام پاؤ اسے حرام مانو حالانکہ جو چیز رسول اللہ نے حرام کی وہ اسکی مثل ہی جو اللہ نے حرام

فرمائی رواہ الائمۃ احمد والدارمی ابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ بالفاظ متقاربۃ عن المقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاالفین احدکم متکئا علی اریکتہ یاتیہ الامر من امری مما امرت بہ او نہیت عنہ فیقول لا ادری ما وجدنا فی کتاب اللہ اتبعناہ خبردار میں نہ پاؤں تم میں کسیکو اپنے تخت پر تکیہ لگائے کہ میرے حکم سے کوئی حکم اُس کے پاس آئے جس کا میں نے امر فرمایا اُس سے نہی فرمائی ہو تو کہنے لگے میں نہیں جانتا ہم تو جو کچھ قرآن میں پائینگے اُسکی پیروی کریں گے رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ والبیھقی فی الدلائل عن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک حدیث میں ہے حضور رو الاصلاۃ اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نے فرمایا ایحسب احدکم متکئا علی اریکتہ یظن ان اللہ لم یحرم شیئا الا ما فی ہذا القرآن الا وانی واللہ قد امرت و وعظت ونہیت عن اشیاء انہا لمثل القرآن او اکثر کیا تم میں کوئی اپنے تخت پر تکیہ لگائے گمان کرتا ہے کہ اللہ نے بس یہی چیزیں حرام کی ہیں جو قرآن میں لکھی ہیں سن لو خدا کی قسم میں نے حکم دیے اور نصیحتیں فرمائیں اور بہت چیزوں سے منع فرمایا کہ وہ قرآن کی حرام فرمائی اشیا کے برابر بلکہ بیشتر ہیں رواہ ابوداؤد عن العرباض بن ساریۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس منکر کا داڑھی بڑھانے کے حکم کو کہنا قرآن میں کہیں نہیں اور اسی بنا پر احادیث صحیحہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ کہکر رد کر دینا کہ داڑھی بڑھانا اخلاق میں ہوتا تو قرآن میں کیوں نہ آتا وہی پیٹ بھرے بیفکرے بے نصیب بے بہرے کی بات ہے جسکی پیشین گوئی حضور عالم ما کان وما یکون فرما چکے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سچ فرمایا رب جل وعلا نے فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما قرآن عظیم قسم کھا کر فرماتا ہے کہ اے نبی جبتک تیری باتیں دل سے نہ مان لیں ہرگز مسلمان نہ ہونگے تو تے کی طرح زبان سے لاکھ کلمہ رٹتے جائیں کیا ہوتا ہے۔

تنبیہ دوم مسلمانو یہ گمراہ قوم جنکی پیشین گوئی احادیث مذکورہ میں گزری صرف حدیثوں ہی کے منکر نہیں بلکہ حقیقۃ قرآن عظیم کو عیب لگانے والے اور دین متین کو ناقص و ناتمام بتانے والے ہیں حدیثیں تو یوں چھوڑیں کہ انبیا صرف درستی اخلاق کے لئے آتے ہیں حدیثوں کی باتیں اخلاق سے ہوتیں تو قرآن میں کیوں نہ آتیں ورنہ قرآن اخلاقی احکام سے

خالی اور دین ناقص ٹھہرتا ہے جب مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثیں یوں بیکار گئیں پھر اور کسیکی بات کا کیا ذکر فبای حدیث بعدہ یؤمنون اب گنتی کے وہ احکام رہ گئے جنکی صاف صریح تصریح کتاب اللہ میں ہے اُن کے سوا سب اخلاق سے خارج تہذیب و اخلاق کے ہزاروں احکام جنہیں کوئی ذی عقل نزاع نہ کر سکے معاذ اللہ اسلام کے نزدیک مہمل و معطل اور تمامی دین باطل و مختل مثلاً مردوں کا داڑھی مونچھ منڈا کر بال بڑھا کر چوٹی گندھوا کر ہاتھ پاؤں میں مہندی رچا کر زنانے کپڑے گوٹے پٹھے مسالے کے پہنکر سر سے پاؤں تک جڑاؤ گہنوں سے بن ٹھن کر ہزاروں کے مجمع میں ناچنا بھاؤ بتانا کس آیت میں حرام لکھا ہے اعضائے رجولیت کٹا کر زنجہ بننا ناک پر انگلی رکھ کر تالیاں بجانا کس صورت میں منع آیا ہے وعلیٰ ہذا القیاس ہزاروں افعال وسواس خناس - اب منکر مستکبر سے پوچھا جائے کہ ان افعال اور انکے امثال کو معاذ اللہ ملت اسلام میں حلال بتا کر دین کو عیاذاً باللہ سخت بیہودہ و ناتہذیب بنائیگا یا شرماشرمی حرام ٹھہرا کر نصوص قرآنیہ خالی پا کر معاذ اللہ قرآن عظیم کو ناقص و ناتمام بتائیگا ایسے حضرات کی تمام جدید تحقیقات شقیہ کا اندرونی بخار وہی پادریوں کو خفیہ اعانت دینا اور دین متین کا مضحکہ اڑانا ہوتا ہے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون بہت اچھا اگر داڑھی منڈانا حرام نہیں کہ قرآن عظیم میں اُس کے احکام نہیں تو جہاں اُس پر عمل ہے یہ پوری شرافت کے افعال بھی برت کر دکھا دیں کہ اُن کی تحریم بھی قرآن میں کہیں نہیں پوری ہی گائے نہ کھائیے کہ دین بنجر کے کامل مومن کھلائیے اچھا نہ سہی قرآن میں کہیں ناک کٹانا بھی حرام نہیں لکھا الانف بالانف میں دوسرے کی ناک کاٹنے پر سزا ہے اپنی قطع کرانے کا ذکر کیا ہے ایک کاٹکر دوسری کہاں سے لائیے گا کہ الانف بالانف کا محل پائیگا جہاں داڑھی منڈائی ہے یہ اونچی گوٹ آنکھوں کی اوٹ جس نے ناحق چہرہ ناہموار کر رکھا ہے اسے بھی دھتا بتائیں لوگ چار ابرو کا صفایا بولتے ہیں یہ پانچوں گانٹھ کمیت ہو جائیں خیر آپ اسپر عمل نہ کریں مگر آپ کی تحریر تو ضرور ہانکے پکارے کہیگی کہ دین اسلام ایسا ناقص دین ہے جسمیں ناک کٹانا حرام نہیں یا قرآن عظیم ایسی کتاب ہے جس میں ایسے جرموں پر کچھ الزام نہیں

تنبیہ سوم منکر مستکبر کا اثبات حرمت میں قرآن عظیم کے ساتھ حدیث متواتر و مشہور کا

نام لے دینا محض عیاری و دنیا سازی یا عجب کو رانہ تناقض بازی ہے ہم پوچھتے ہیں جو کسی حدیث
متواتر یا مشہور میں آئے قرآن عظیم میں بھی موجود ہے یا نہیں اگر ہے تو حدیث کی کیا حاجت اور اس
تردید سے کیا منفعت اور اگر نہیں تو اب پوچھا جائیگا کہ وہ حکم داخل اطلاق ہے یا نہیں اگر ہے تو
قرآن عظیم احکام اخلاقی سے خالی اور دین معرض نقص و بیکمالی۔ اور نہیں تو تمہارا مطلب حاصل
کہ ایسے حکم کا شرعی ہونا باطل بہت ہو تو مجمل کا ساشکار یہی حرمت فرضیت کسنے کہی مسلمانو
دیکھتے جاؤ کہ ان حضرت کے تمام خیالات کا حاصل بے حاصل وہی ابطال شرع مطہر و اکمال عقیدی
اہل نیچر ہے و بس۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون
تنبیہ چہارم بعینہ اسی دلیل سے اجماع بھی باطل پھر قیاس کس گنتی شمار میں رہے او امر قرآنیہ
منکر نے اذا حللتم فاصطادوا اُن کا جواب بھی گڑھ دیا ہر امر میں یہی احتمال قائم کیا
معلوم کہ یہ اُنھیں احکام میں ہو جنکا نہ کرنا عقاب درکنار موجب عتاب بھی نہیں پھر ایک ہی چلتا فقرہ تمام
نواہی قرآنیہ کو بھی بس ہے کہ جسطرح امر کبھی اباحت کیلئے ہوتا ہے یوہیں نہی بھی ارشادی ہوتی
ہے غرض ایک ہی کرشمے میں شریعت محمدیہ کے تمام اوامر و نواہی بیکار و معطل ہو کر رہگئے سچ ہے
انسانی آزادی اسکی منادی قید مدت کہاں کی علت مگر افسوس یہ آنکھوں کے اندھے عقل کے
اندھے سمجھے کہ آزاد ہوئے اور حقیقت دیکھو تو برباد ہوئے اللہ واحد قہار کی بندگی سے سر نکالا
اور ابلیس لعین کا پٹا گلے میں ڈالا بندگی تو بہر حال رہی اللہ کی نہیں ابلیس کی یہی ع ببیں کہ
از کہ بریدی و با کہ پیوستی۔ تنبیہ پنجم مخالفت مشرکین کے وہ معنی لینا اور داڑھی رکھنے منڈانے
دونوں میں مخالفت بتانا کلام پاک حضور سید لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کھلا استہزاء
تمسخر ہے اللہ اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد اطہر اور ایک ناپاک نبے باک
بے تمیز بے ادراک کا کہنا کہ فیہ نظر پھر اُسے دیدہ و دانستہ بازیچہ بنانا یحرفونہ من بعد ما
عقلوہ وھم یعلمون کا شیوہ دکھانا۔ اولاً دنیا میں کون اندھے سوا اندھا خلاف مشرکین کا یہ
مطلب سمجھیگا کہ مشرکین روٹی کھاتے ہیں تم بھوکے رہو وہ پانی پیتے ہیں تم پیاسے مرو خلاف مشرکین شعار
مشرکین میں ہے نہ یہ کہ کوئی مشرک ہمارے بعض افعال اختیار کرلے یا جس فعل کو ہماری
شرع مطہر نے پسند فرمایا وہ کسی فرقہ مشرکہ سے بھی واقع ہو تو ہم چھوڑ دیں ثانیاً یہی معنی طرد

ہوتے تو معاذ اللہ حکم کس قدر فضول و مہمل تھا جو بات ایک کام کرو تو بھی حاصل نہ کرو تو بھی حاصل اُس کے لئے اس کام کا حکم دینا تحصیل حاصل **ثالثاً** ترجیح بلا مرجح اس کے عکس کا کیوں نہ حکم ہوا کہ خلاف مشرکین اُس میں بھی تھا **رابعاً** بلکہ ترجیح مرجوح کہ داڑھی منڈے مشرک مہینوں کی راہ دور ایران وغیرہ میں تھے اور داڑھی والے اہل عرب اپنے ہی وطن میں اپنے ہی شہروں میں تو خلاف مشرکین اُنھیں کے خلاف میں ظاہر ہوتا یوں تو کوئی ایرانی کبھی اتفاق سے آجاتا تو اپنی مخالفت پاتا پھر بھی خلاف مذہبی نہ سمجھتا بلکہ قومی وملکی کہ اس ملک کے مسلم وکافر سب کو اپنے خلاف دیکھتا۔ **خامساً** اللہ اکبر اگر حدیث فقط اس قدر ہوتی کہ خالفوا المشرکین مشرکوں کا خلاف کرو تو شاید کسی کچے جنونی پکے مجنونی کو ایسے جنون جاگتے مجون لے بھاگتے مگر حدیث میں تو صراحۃً خود اُس خلاف کی شرح فرما دی تھی کہ احفوا الشوارب واعفوا اللحی مشرکین کا یوں خلاف کرو کہ لبیں ترشواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ اس کے یہ معنی لینا کہ چاہے ان کا خلاف کرکے بڑھاؤ خواہ اُن کی مخالفت کرکے منڈاؤ کیسی کھلی تحریف اور کیسا صریح استہزا ہے اللہ اکبر مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وسعت علم جس طرح عجائب قرآن عظیم غیر متناہی ہیں یونہیں عجائب حدیث کی حد نہیں کریمہ لا تزر وازرۃ وزر اخری وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا کے لطائف سے امام جلال الدین سیوطی نے شمار فرمایا کہ دونوں جملے دو مشکل مسائل مختلف فیہا کا فیصلہ فرماتے ہیں پہلا مسئلہ اطفال مشرکین اور دوسرا مسئلہ اہل فترت پر دلیل شافی ہے ان دونوں کا ایک جگہ ارشاد ہونا نظم قرآنی کے عجائب دقیقہ سے ہے ذکرہ فی رسالۃ فی الابوین الکریمین فقیر کہتا ہے امام احمد وطبرانی وضیا نے ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

تسرولوا واتزروا وخالفوا اہل الکتاب قصوا سبالکم ووفروا عثانینکم وخالفوا اہل الکتاب پاجامہ پہنو اور تہ بند باندھو اور یہود ونصارے کا خلاف کرو اور لبیں تراشواؤ اور داڑھیاں وافر کرو یہود ونصارے کا خلاف کرو۔ یہود ونصارے کے یہاں ستر کچھ ضروری نہیں اُن کی قومیں اب تک ننگے نہانے کی عادی ہیں حدیث میں ان دو جملوں کا ایک جگہ ارشاد ہونا ایسے گمراہوں گمراہ پرستوں کے جنون کا کافی علاج ہے جس طرح داڑھی میں مخالفت اہل کتاب کے وہ معنی

تراشے یوہیں پاجامہ وتہ بند میں یہی مطلب پہنائے کہ اہل کتاب ستر عورت کرتے بھی ہیں
توچاہے اُس عادت کا خلاف کرکے پاجامہ پہنو چاہے اس کی مخالفت سے ننگے
پھرو اور پورے مہذب جنٹلمین بنو وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔

تنبیہ ششم فرض وواجب اور اسیطرح حرام ومکروہ تحریمی میں فرق دربارۂ اعتقاد ہے کہ فرض
وحرام کا منکر کافر ٹھہرتا ہے امامطلقاً کما علیہ ظواہر کلمات الفقہاء الامجاد او علی تفصیل فیہ
کما علیہ الاعتماد بخلاف اخیرین۔ مگر عمل میں دونوں کا ایک حکم مخالفت میں گناہ واثم امتثال
میں رجائے ثواب خلاف میں استحقاق غضب وعذاب کما صرح بہ فی کل کتاب اہل اسلام
اپنے رب کے غضب سے ڈریں اور ان گمراہان گمراہ گر کی چرب زبانیوں پر توجہ نہ کریں بالفرض
اصطلاح حنفی میں فرض یا حرام کا اطلاق نہ ہوا تو یہ فرق اصطلاحی تمہارے کس
کام آئیگا جب کہ غضب جبار وعذاب نار کا استحقاق بہرحال موجود والعیاذ باللہ الغفور الودود
یقین جانو اُس دن کوئی داڑھی منڈا واحد قہار کے حضور تمہارا حمایتی نہ بنیگا وہ آپ اپنی بھڑکائی
آگ میں جلے بھنے گا آئندہ اختیار بدست مختار مسلمانو اس کی ٹھیک مثال یہ ہے کہ کوئی گندہ
ناپاک بھینس کا گوبر گدھے کی لید کھایا کرے جب اُس سے کہا جائے تو (..) کھاتا ہے کہے
اسے (..) نہیں کہتے یہ تو لید وگوبر ہے اُس نجس سے یہی کہا جائیگا کہ یوہیں سہی مگر ہر طرح
تیرے مونھ میں تو گندگی رہی مسلمانو مکروہ تحریمی گناہ صغیرہ سہی مگر ہر صغیرہ بعد اصرار کبیرہ اور ہلکا جاننے
ہی فوراً اشد کبیرہ حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا صغیرۃ
علی الاصرار رواہ فی مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما پھر یہ
ظالمین براہ چالاکی حرام حرام کی اصطلاح لئے ہوئے ہیں حقیقۃً مباح محض شیر مادر جانتے ہیں جب
تو اذا حللتم فاصطادوا کی مثال اور عقاب درکنار عتاب بھی نہ ہونے کا خیال ہے شیطان کے بڑھاوے
ایسے ہی ہوتے ہیں یعدھم ویمنیھم وما یعدھم الشیطٰن الا غرورا اھ **انتباہ**
سنا گیا کہ اس منکر مستکبر کی طرح کوئی اور حضرت بھی اس مسئلہ میں مخالفت محمد رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تلے ہیں اسنے اباحت محضہ کا ڈانڈا پکڑا وہ اپنے زور زور میں اور راہ
چلے ہیں کہ داڑھی منڈانا حرام نہیں اور مکروہ تحریمی میں خود اختلاف ہے کہ وہ حرمت سے

قریب ہے یا حلت سے نزدیک، مسلمانو راہ فریب سے دور لا یغرنکم باللہ الغرور
یہ ان قائل صاحب کا محض افترائے گندہ وایجاد بندہ ہے آجتک جہاں میں کسی عالم نے مکروہ
تحریمی کو قریب بحلت نہ بتایا تمام کتب مذہب موجود ہیں حضرات شیخین و امام محمد رضی اللہ تعالےٰ
عنہم میں یہ اختلاف بتایا جاتا ہے کہ ان کے نزدیک مکروہ تحریمی عین حرام ہے اور اُنکے نزدیک
اقرب بحرام تنویر الابصار وغیرہ عامۂ اسفار میں ہے کل مکروہ حرام عند محمد وعندہما الی الحرام اقرب
اور عند التحقیق یہ بھی صرف اطلاق لفظ کا فرق ہے معنی سب کا ایک مذہب خود امام محمد رحمۃ اللہ تعالےٰ
امام ابویوسف رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے ناقل کہ اُنھوں نے امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے عرض کی اذا
قلت فی شئی اکرھہ فمارایک فیہ جب آپ کسی شی کو مکروہ فرمائیں تو اُسمیں آپکی رائے کیا ہوتی ہے
قال التحریم فرمایا حرام ٹھہرانا ذکرہ فی رد المحتار عن شرح التحریر للامام ابن امیر الحاج عن مبسوط الامام محمد
رحمہم اللہ تعالی **تنبیہ ہفتم** آیات قرآنیہ میں حق فرمایا ہمارے رب جل وعلا نے فانھا لا تعمی
الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور ہے یوں کہ آنکھیں نہیں اندھی ہوتیں
بلکہ وہ دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہیں ۔ ان بے بصیرتوں کو اگر کبھی کھلی آنکھوں سے
سے قرآن عظیم کی زیارت نصیب ہوتی تو جانتے کہ داڑھی بڑھانے کی طرف ارشاد اُس میں
ایک دو نہیں بلکہ بکثرت آیات کریمہ میں موجود ہے اس میں دو طریق ہیں **اول طریق عموم**
یہ دو وجہ پر ہے **وجہ اول** کہ صحابہ کرام وائمہ اعلام رضی اللہ تعالی عنہم امثال مقام میں
استعمال فرماتے رہے **آیت ۱** قال اللہ عزوجل ما اٰتکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم
عنہ فانتھوا ۔ جو کچھ یہ رسول کریم تمھیں دے اختیار کرو اور جس سے منع فرمائے باز رہو۔
آیت ۲ قال تعالی قل اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم
مومنین سے فرمادے کہ اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو اُسکے رسول کی اور اپنے علما کی
آیت ۳ ۔ قال عزوجل من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ہ جو رسول کے فرمانے
پر چلا اُسنے اللہ کا حکم مانا ۔ رب تبارک وتعالی ان آیات اور انکے امثال میں نبی کا حکم
بعینہٖ اپنا حکم اور نبی کی اطاعت بعینہٖ اپنی اطاعت بتاتا ہے تو تمام احکام کہ احادیث میں ارشاد
ہوئے سب قرآن عظیم سے ثابت ہیں جو اخلاقی حکم حدیث میں ہے کتاب اللہ اُس سے ہرگز خالی

ہنیں اگرچہ بظاہر تصریح جزئیہ ہماری نظر میں نہ ہوا احمد و بخاری و مسلم و ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ سب ائمہ اپنی مسند و صحاح میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ انھوں نے فرمایا لعن اللہ الواشمات والمستوشمات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغیرات لخلق اللہ اللہ کی لعنت بدن گودنے والیوں اور گدوانے والیوں اور مونھ کے بال نوچنے والیوں اور خوبصورتی کے لئے دانتوں میں کھڑکیاں بنانے والیوں اللہ کی بنائی چیز بگاڑنے والیوں پر یہ سنکر ایک بی بی خدمت مبارک میں حاضر ہوئیں اور عرض کی مینے سُنا ہے آپ نے ایسی ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی فرمایا مالی لا العن من لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ومن ہو فی کتاب اللہ مجھے کیا ہوا کہ میں اُسپر لعنت نکروں جسپر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اور جسکا بیان قرآن عظیم میں ہے اُن بی بی نے کہا میں نے قرآن اول سے آخر تک پڑھا اُسمیں کہیں اسکا ذکر نہ پایا فرمایا ان کنت قرأتیہ لقد وجدتیہ اگر تُنے قرآن پڑھا ہوتا تو یہ بیان اُس میں ضرور پاتی اما قرأت مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا کیا تُنے یہ آیت نہ پڑھی کہ جو رسول تمھیں دے وہ لو اور جس سے منع فرمائے باز رہو۔ اُنھوں نے عرض کی ہاں فرمایا فانہ قد نہی عنہ تو بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان حرکات سے منع فرمایا منکر دیکھے کہ اُس کا خیال وہی اُن بی بی کا خیال اور ہمارا جواب بعینہٖ حضرت عبد اللہ بن مسعود کا جواب ہے یا نہیں یہ بی بی ام یعقوب اسدیہ ہیں کبار تابعین و ثقات صالحات سے ہونے میں تو کلام نہیں اور حافظ الشان نے فرمایا صحابیہ سے معلوم ہوتی ہیں بہرحال ان کی فضیلت و صلاح قبول حق پر باعث ہوئی سمجھ لیں اور اسکے بعد خود اس حدیث کو حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کریں کما رواہ البخاری من طریق عبد الرحمٰن بن عابس عنہا عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ابنائے زمانہ سے گزارش کرنی چاہیے کہ ع دلا مردانگی زین زن بیاموز س ولکن الہدایۃ لن تنالا بلا فضل من المولیٰ تعالیٰ۔ ایک بار عالم قریش سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ معظمہ میں فرمایا مجھ سے جو چاہو پوچھو میں قرآن سے جواب دونگا کسی نے سوال کیا احرام میں زنبور کو قتل کرنیکا کیا حکم ہو فرمایا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا اللہ عزوجل نے تو یہ فرمایا کہ ارشاد رسول پر عمل کرو وحدثنا سفین بن عینۃ عن عبد الملک بن عمیر عن ربعی بن عراش

عن حذیفۃ بن الیمان عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ قال اقتدوا باللذین من بعدی ابی بکر و
عمر اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہمیں حدیث پہنچی کہ حضور نے فرمایا اُن دو
کی پیروی کرو جو میرے جانشین ہوں گے ابوبکر و عمر وحدثنا سفین بن مسعر بن کدام عن قیس
بن مسلم عن طارق بن شہاب عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ امر بقتل المحرم الزنبور اور
ہمیں امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث پہنچی کہ انھوں نے احرام باندھے ہوئے کو قتل
زنبور کا حکم دیا ذکرہ الامام السیوطی فی الاتقان **وجہ ثانی۔ اقول** وباللہ التوفیق **آیت ہے۔**
قال جل ذکرہ ولقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الآخر
وذکر اللہ کثیرا۔ البتہ بیشک تمہارے لئے رسول اللہ کے چال طریقہ میں اچھی ریت ہے اُسکے
لئے جو ڈرتا ہو اللہ اور پچھلے دن سے اور بہت یاد کرے اللہ کی اس آیہ کریمہ میں مولےٰ جل
وعلا اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کے طریق وروش پر چلنے کی ہدایت فرماتا اور
مسلمانوں کو یوں جوش دلاتا ہے کہ دیکھو ہماری یہ بات وہ مانیگا جسکے دل میں ہمارا خوف
ہماری یاد ہمیں اُمید قیامت سے دہشت ہوگی اور موافق مخالف حتیٰ کہ نصاریٰ و یہود و
مجوس و ہنود تمام جہان جانتا ہے کہ اس سرورِ جہان و جہانیاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت
دائمہ مستمرہ داڑھی رکھنی تھی جسپر تمام عمر مداومت فرمائی محافظت فرمائی تاکید فرمائی ہدایت
فرمائی معاذ اللہ کبھی تجویز خلاف نے گنجائش نہ پائی ہم یہاں بعض احادیث حلیۂ کریمہ یاد کریں
کہ ذکر حبیب نور عین و سرور جان و شادابی دل و سیرابی ایمان ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
حدیث ۱۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کثیر شعر اللحیۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ریش مبارک میں بال کثیر وانبوہ تھے رواہ مسلم
وعنہ عند ابن عساکر کثیر شعر الراس واللحیۃ **حدیث ۲۔** ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فخما مفخما یتلألؤ وجہہ تلألؤ القمر لیلۃ البدر ازہر اللون واسع
الجبین کث اللحیۃ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عظمت والے نگاہوں میں عظیم دلوں میں معظم
تھے چہرہ مبارک ماہ دو ہفتہ کی طرح چمکتا جگمگاتی رنگت کشادہ پیشانی گھنی داڑھی رواہ
الترمذی فی الشمائل والطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی الشعب ورواہ ایضا الرویانی والبیہقی فی الدلائل

وابن عساکر فی التاریخ حدیث ۳۔ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں بابی وامی
کان ربعۃ ابیض مشرباً بالحمرۃ کث اللحیۃ میرے ماں باپ اُن پر قربان میانہ قد تھے گورا رنگ جس
میں سُرخی جھلکتی گھنی داڑھی رواہ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حدیث ۴
وہی فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ضخم الہامۃ عظیم اللحیۃ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سر مبارک بزرگ اور ریش مطہر بڑی تھی رواہ البیہقی
حدیث ۵۔ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کان رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابیض اللون
مشرباً بالحمرۃ ادعج العینین کث اللحیۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رنگ گورا سرخی آمیز
آنکھیں بڑی خوب سیاہ داڑھی گھنی حدیث ۶۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کان رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احسن الناس قواماً واحسن الناس وجہاً واطیب الناس ریحاً والین الناس
کفاً وکانت لہ جمۃ الی شحمۃ اذنیہ وکانت لحیتہ قد ملأت من ہہنا الی ہہنا وامر یدیہ علی عارضیہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم پاک کی بناوٹ تمام جہان سے بہتر چہرہ تمام عالم
سے خوب تر مہک سارے زمانہ سے خوشبو تر ہتھیلیاں سب لوگوں سے نرم تر بال کانوں کی
لو تک (پھر اپنے رخساروں پر اشارہ کر کے بتایا کہ) ریش مبارک یہاں سے یہاں تک بھرے
ہوئے تھی حدیث ۷۔ وہی فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم ابیض الوجہ کث اللحیۃ احمر الماقی اہدب الاشفار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا منہ گورا داڑھی گھنی آنکھوں کے کوئوں میں سُرخی پلکیں دراز رواہما جمیعاً ابن عساکر الکل مختصراً
امام قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں کث اللحیۃ تملؤ صدرہ ریش مطہر گھنی سینہ منور کو
بھرے ہوئے یہاں سینہ سے مراد اُس کا بالائی کنارہ ہے کہ گلے کی انتہا ہے صرح بہ الشراح و
ہو الواضح الصراح اور عادت کریمہ تھی کہ کوئی امر کیسا ہی مرغوب و پسندیدہ ہو جب شرعاً لازم
وضروری نہ ہوتا تو بیان جواز کے لئے گاہے ترک بھی فرما دیتے یا قولاً خواہ تقریراً جواز ترک بتا دیتے
اس لیے علمائے کرام نے سنت کی تعریف میں مع الترک احیاناً اضافہ کیا یعنے جسے سید عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اکثر کیا اور کبھی کبھی ترک بھی فرما دیا ہو ولہذا محققین فرماتے ہیں
کہ ایسی مواظبت دائمہ ہمیشہ دلیل وجوب ہے محقق علی الاطلاق فتح القدیر باب الاذان میں

فرماتے ہیں عدم الترک مرۃ دلیل الوجوب نیز باب الاعتکاف میں فرمایا ہٰذہ المواظبۃ المقرونۃ بعدم الترک مرۃ لما اقترنت بعدم الانکار علی من لم یفعلہ من الصحابۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کانت دلیل السنۃ والا کانت دلیل الوجوب۔ **دوم طریق خصوص** اس میں بھی بحمد اللہ تعالیٰ فیض جلیل قرآن جمیل سے آیات کثیرہ عبد ذلیل پر فائض برکات ہوئیں **فاقول وباللہ التوفیق** یہ نفیس طریق وجوہ عدیدہ رکھتا ہے جن سے اعفائے لحیہ کا امر یا طلب یا اُسکے خلاف پر وعید یا مذمت ثابت ہو **وجہ ثالث آیۃ ۵**۔ قال تعالیٰ وتقدس وان یدعون الا شیطنا مریدا لعنہ اللہ وقال لاتخذن من عبادک نصیبا مفروضا ولاضلنہم ولا منینہم ولاٰمرنہم فلیبتکن اٰذان الانعام ولاٰمرنہم فلیغیرن خلق اللہ کافر نہیں پوجتے مگر شیطان سرکش کو جسپر خدا نے لعنت کی اور وہ بولا میں ضرور لیلوں گا تیرے بندوں میں سے اپنا ٹھہرا ہوا حصہ اور میں ضرور اُنھیں بہکادوں گا اور ضرور خیالی لالچوں میں ڈالوں گا اور ضرور اُنھیں حکم دونگا کہ وہ چوپایوں کے کان چیریں گے اور بیشک اُنھیں حکم دونگا کہ اللہ کی بنائی چیز بگاڑینگے۔ یہی وہ آیۂ کریمہ ہے جسکی رو سے حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زنان مذکورہ پر لعنت فرمائی اور اسکی علت یہی خدا کی بنائی چیز بگاڑنی بتائی بعینہ یہی کیفیت داڑھی منڈانے کی ہے جسطرح مرد کے بال نوچنے والیاں تغیر خلق اللہ کرتی ہیں یونہیں داڑھی منڈانے والے تو یہ سب اُسی فلیغیرن خلق اللہ میں داخل اور شیطان کے محکوم اور اللہ ورسول کے ملعون ہیں۔ امام جلال الدین سیوطی اکلیل فی استنباط التنزیل میں زیر آیۂ کریمہ فرماتے ہیں یستدل بالاٰیۃ علی تحریم الخصاء والوشم ومایجری مجراہ من الوصل فی الشعر والتفلج والنمص وہو نتف الشعر من الوجہ تفسیر مدارک شریف میں ہے فلیغیرن خلق اللہ بالخصاء او الوشم او تغییر الشیب بالسواد او التخنث اھ باختصار شیخ محقق اشعۃ اللمعات میں زیر حدیث مذکور المغیرات خلق اللہ فرماتے ہیں علت درحرمت مثلہ وحلق لحیہ وامثال ان نیز ہمیں است۔ **وجہ رابع آیۃ ۶** قال جل مجدہ ذٰلک ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب بات یہ ہے اور جو بڑائی کرے دین الٰہی کے شعاروں کی تو وہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہیں **آیت ۷**۔ قال حرم شانہ یاایھا الذین اٰمنوا لاتحلوا شعائر اللہ اے ایمان

والوحلال نہ ٹھہرالو دین خدا کے شعاروں کو شک نہیں کہ داڑھی شعائر دین اسلام سے ہے
امام بدر محمود عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ختنہ کی نسبت نقل فرماتے ہیں انہ شعار الدین
کالکلمۃ وبہ تمییز المسلم من الکافر جب ختنہ حالانکہ امر خفی ہے مثل کلمہ طیبہ کے شعار
دین اور وجہ امتیاز مومنین وکافرین قرار پایا یہانتک کہ مسلمانان ہند نے اُس کا نام ہی مسلمانی
رکھ لیا تو داڑھی کہ امر ظاہر ہے اور پہلی نظر اُسی پر پڑتی ہے بدرجہ اولیٰ شعار اسلام ومابہ الامتیاز
کرام ولیام ہے اور بعض کفار کا اسمیں شریک ہونا منافی شعاریت اسلام نہیں جسطرح ختنہ
کرنے میں یہود شریک مسلمین ہیں خود نفس آیات کریمہ ہی میں دیکھیے مورد نزول جانور ان
ہدی ہیں کہ حرم محترم کو قربانی کے لئے بھیجے جاتے ہیں اُنھیں شعار دین آلہی فرمایا حالانکہ تمام
مشرکین عرب اسی فعل میں شریک تھے اور جب داڑھی شعار دین ہے اور بے شک
یوہیں ہے تو بحکم قرآن اُس کے ازالہ کو حلال ٹھہرالینا حرام اور اُس کی تعظیم تقوای قلوب
کا کام وجہ خامس آیت ۸۔ قال عز مجدہ واوحینا الیک ان اتبع ملۃ ابرھیم حنیفا
آیت ۹۔ قال سبحانہ وتعالیٰ قل بل ملۃ ابرھیم حنیفا آیت ۱۰۔ قال جلت آلاءہ
ومن یرغب عن ملۃ ابرھیم الا من سفہ نفسہ آیت ۱۱۔ قال تو الت نعماءہ قد کانت لکم
اسوۃ حسنۃ فی ابرھیم والذین معہ من المؤمنین آیت ۱۲ - قال جل ذکرہ
لقد کان لکم فیھم اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الاٰخر ومن یتول عن
امرنا فان اللہ ھو الغنی الحمید ہر ذی علم جانتا ہے کہ داڑھی بڑھانا ملت ابراہیمی کا مسئلہ شریعت
ابراہیمی کا طریقہ ہے اور ان آیات میں رب جل وعلا نے ہمیں ملت ابراہیمی علی ابنہ الکریم وعلیہ افضل
الصلاۃ والتسلیم کی اتباع کا حکم دیا اور معاذ اللہ اُس سے اعراض کو سخت حماقت اور سفاہت
فرمایا اور اُنکی رسم وراہ اختیار کرنے کی کمال ترغیب دی اور آخر میں فرمادیا کہ جو ہمارے
حکم سے پھرے تو اللہ بے نیاز بے پرواہ ہے اور ہر حال میں اُسی کے لئے حمد ہے وجہ
سادس آیت ۱۳۔ قال تقدست اسماؤہ اولئک الذین ھدی اللہ فبھدٰھم اقتدہ
یہ انبیاء وہ ہیں جنھیں اللہ عزوجل نے راہ دکھائی تو تو اُنھیں کی راہ کی پیروی کر صدر کلام میں احمد
ومسلم وابوداؤد ونسائی وترمذی وابن ماجہ کی حدیث ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سے گزری کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں عشر من الفطرۃ قص الشارب
واعفاء اللحیۃ الحدیث دس چیزیں شرائع قدیمہ مستمرۂ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام
سے ہیں ازانجملہ لبیں تراشوانی اور داڑھی بڑھانی۔ مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ داڑھی بڑھانی راہ قدیم حضرات رسل علیہم الصلاۃ والتسلیم ہے اور اللہ عزوجل نے
فرمایا راہ انبیا کی پیروی کرو۔ یہاں سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ آیۂ کریمہ لاتاخذ بلحیتی میں لحیہ کا
فقط ذکر ہی نہیں بلکہ داڑھی بڑھانے کی طرف بھی ارشاد نکلتا ہے کہ ہارون علیہ الصلاۃ
والسلام بھی انبیاے کرام بلکہ بالخصوص اُن اٹھارہ رسولوں میں ہیں جن کا نام پاک اس
رکوع میں بالتصریح ذکر فرما کر اُنکی اقتدا کا حکم ہوا قال سبحانہ ومن ذریتہ داؤد وسلیمن وایوب
یوسف وموسیٰ وھارون وکذلک نجزی المحسنین **وجہ سابع آیت ۱۴** قال جل ثناؤہ
ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدے ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما
تولّی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا ۵ جو خلاف کرے رسول کا حق واضح ہوئے پر اور
چلے راہ مسلمانان کے سوا راہ ہم اُسے اُسکے حال پر چھوڑ دیں اور جہنم میں ڈالیں اور کیا بری
پلٹنے کی جگہ۔ مسلم تو مسلم کفار تک جانتے ہیں کہ روز اول سے مسلمانوں کی راہ
داڑھی رکھنی ہے اہلبیت کرام وصحابہ عظام وائمہ اعلام اور ہر قرن وطبقہ کے اولیائے
امت وعلمائے ملت بلکہ قرون خیر میں تمام مسلمان داڑھی رکھتے تھے یہاں تک کہ ازالہ
تو ازالہ اگر خلقۃً کسی کی داڑھی نہ نکلتی اسپر سخت تاسف کرتا اور یہ ہر عیب سے بدترعیب
سمجھا جاتا علمائے کرام علامات قیامت میں گنا کرتے کہ آخر زمانہ میں کچھ لوگ پیدا
ہوں گے کہ داڑھیاں منڈائیں کتروائیں گے اُس پیشین گوئی کے مطابق یہ داڑھی منڈوں
مخرشوں مترشوں کی تراشیں خراشیں کافروں مشرکوں کی دیکھا دیکھی مدتہا مدت کے
بعد مسلمانوں میں آئیں وہ بھی رندو اوباش وبدوضع لوگوں میں پھر اون میں بھی جو ایمان
سے حصہ رکھتے ہیں ابتک اپنی اس حرکت کو مثل اور معاصی وقبائح کے بُرا جانتے ہیں
اور طریقۂ اسلامی سے جدا سمجھتے بلکہ اُن میں بعض خوش عقیدہ اپنے معظمین دینی کے
سامنے جاتے لجاتے اُنھیں مُنہ دکھاتے شرماتے ہیں الحمد للہ یہ اُن کے ایمان کی بات ہے

شامت نفس سے گناہ کریں لیکن اُسے گناہ وقبیح جانیں مگر جوری سرزوری والوں سے خدا کی پناہ کہ داڑھی رکھنے پر ٹھٹھے اُڑا کر شعار اسلام کے ساتھ نفس اسلام وایمان بھی مونڈ کر پھینکدیں۔ امام اجل عارف باللہ سیدی محمد بن علی بن عباس مکی قدس سرہٗ الملکی کتاب مستطاب طریق المرید للوصول الی مقام التوحید پھر امام ہمام حجۃ الاسلام محمد محمد محمد غزالی قدس سرہ العالی احیاء العلوم شریف میں فرماتے ہیں وہذا لفظ المکی قال فی ذکر سنن الجسد ذکر ما فی اللحیۃ من المعاصی والبدع المحدثۃ قد ذکر فی بعض الاخبار ان للّٰہ تعالیٰ ملئکۃ یقسمون والذی زین بنی آدم باللحی وفی وصف رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ کان کث اللحیۃ وکذلک ابوبکر وکان عثمان طویل اللحیۃ دقیقھا وکان علی عریض اللحیۃ قد ملات ما بین منکبیہ ووصف بعض بنی تمیم من رھط الاحنف بن قیس قال (وعبارۃ الاحیاء قال اصحاب لاحنف بن قیس) وددنا انا اشترینا للاحنف لحیۃ بعشرین الفا فلم یذکر حنفہ فی رجلہ ولا عورہ فی عینہ وذکر کراہیۃ عدم لحیتہ وکان عاقلا حلیما اوقد روینا من غریب وتاویل قولہ تعالیٰ یزید فی الخلق ما یشاء قال اللحی وذکر عن شریح القاضی قال (ولفظ الاحیاء قال شریح) وددت لو ان لی لحیۃ بعشرۃ آلاف ففی اللحیۃ من بقایا الھوی ودقائق آفات النفوس ومن البدع المحدثۃ ثنتا عشرۃ خصلۃ من ذلک النقصان منہا وذلک مثلۃ وذکر عن جماعۃ ان ہذا من اشراط الساعۃ اھ ملخصا یعنی یہ ذکر ہے اُن معصیتوں اور نو پیدا بدعتوں کا جو لوگوں نے داڑھی میں نکالیں حدیث میں ہے اللہ عزوجل کے کچھ فرشتے ہیں کہ قسم یوں کھاتے ہیں اُسکی قسم جس نے فرزندان آدم کو داڑھی سے زینت بخشی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حلیہ شریفہ میں ہے ریش مبارک گھنی تھی اور ایسے ہی ابوبکر صدیق بھی۔ اور عثمان غنی کی داڑھی دراز وباریک مولیٰ علی کی داڑھی چوڑی سارا سینہ بھرے ہوئے رضی اللہ تعالیٰ عنہم احنف بن قیس (کہ اکابر ثقات تابعین وعلماء وحکمائے کاملین سے تھے زمانہ رسالت میں پیدا ہوئے ۶۷ یا ۷۲ھ ہجریہ میں وفات پائی) عاقل وحلیم تھے (پاؤں میں کج تھا ایک آنکھ جاتی رہی تھی داڑھی خلقۃً نہ نکلی تھی) اُن کے اصحاب نہ اُس کج پیر افسوس کرتے نہ یک چشمی پر بلکہ داڑھی نہ ہونے کی کراہیت ذکر کرتے اور کہتے ہمیں تمنا ہے کاش اگر بیس ہزار کو ملتی تو احنف کے لئے داڑھی خریدتے نادر تفسیروں

سے آیۂ کریمہ یزید فی الخلق مایشاء کی تفسیر میں ہمیں روایت پہنچی کہ اللہ تعالیٰ بڑھاتا ہے صورت میں جو چاہے اس سے داڑھی مراد ہے۔ شریح قاضی (اکابر اجلۂ ائمہ واکابر تابعین سے ہیں زمانہ رسالت میں ولادت پائی بلکہ کہا گیا صحابی ہیں امیر المومنین عمر فاروق پھر امیر المومنین مولیٰ علی کی سرکار میں قاضی تھے امیر المومنین علی فتاوی میں اُن سے رائے لیتے ۸۰ھ سے کچھ پہلے یا بعد انتقال ہوا داڑھی خلقۃً نہ تھی) وہ فرماتے کہ مجھے آرزو ہے کاش دس ہزار دیکر داڑھی ملجاتی۔ تو داڑھی میں شیطانی خواہشوں کے بقایا اور نفسانی آفتوں کے دقائق اور نو پیدا بدعتوں سے بارہ باتیں لوگوں نے ایجاد کی ہیں ازانجملہ داڑھی کم کرنی اور یہ مثلہ یعنے صورت بگاڑنی ہے اور ایک جماعت علما سے مروی ہوا کہ یہ قیامت کی نشانیوں سے ہے انتہی مدارج شریف میں ہے آوردہ اند کہ لحیۂ امیر المومنین علی پر میکرد سینہ را ہمچنیں لحیۂ امیر المومنین عمر وعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ودر حلیۂ حضرت غوث الثقلین شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوشتہ اند کہ کان طویل اللحیۃ وعریضہا یعنے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ریش اقدس دراز اور چوڑی تھی صلی اللہ تعالےٰ علی ابیہ الکریم وعلیہ وبارک وسلم۔ **وجہ ثامن۔ آیت ۱۵ و ۱۶** قال تبارک شانہ فی البقرۃ وفی الانعام ولا تتبعوا خطوٰت الشیطٰن انہ لکم عدو مبین شیطان کے قدم بر قدم نرکھو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے **آیت ۱۷**۔ قال عزوعلا یایھا الذین اٰمنوا لا تتبعوا خطوٰت الشیطٰن ومن یتبع خطوٰت الشیطٰن فانہ یأمر بالفحشاء والمنکر اے ایمان والو شیطان کے رستے نچلو اور جو شیطان کی راہ چلے تو وہ تو یہی بیحیائی اور بُری بات کا حکم کرتا ہے **آیت ۱۸**۔ قال عز من قائل یایھا الذین اٰمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوٰت الشیطٰن انہ لکم عدو مبین ٭ فان زللتم من بعد ما جاءتکم البینٰت فاعلموا ان اللہ عزیز حکیم ٭ ھل ینظرون الا ان یاتیھم اللہ فی ظلل من الغمام والملٰئکۃ وقضی الامر والی اللہ ترجع الامور ٭ اے ایمان والو پورے اسلام میں داخل ہو اور شیطان کے قدموں کی پیروی نکرو یقیناً وہ تمہارا صریح بدخواہ ہے پھر اگر اُسکی طرف جھکو بعد اس کے کہ تمہارے پاس آچکیں آلہی

حجتیں تو جان رکھو کہ اللہ زبردست حکمت والا ہے یہ لوگ کس انتظار میں ہیں مگر یہ کہ آئے اُن
پر عذاب خدا کا بادل کی گھٹاؤں میں اور فرشتے اور ہو جائے ہونے والی اور اللہ ہی کی طرف
پھرتے ہیں سب کام۔ جلالین میں ہے نزل فی عبد اللہ بن سلام واصحابہ لاعزموا السبت
وکرہوا الابل بعد الاسلام یایہا الذین اٰمنوا ادخلوا فی السلم الاسلام کافۃ حال من
السلم ای فی جمیع شرائعہ فان زللتم ملتم عن الدخول فی جمیعہ عنایۃ الایعجزہ شئی عن انتقامہ منکم
ھل ینظرون ینتظر النار کون الدخول فیہ قضی الامر تم امر اہلاکہم یعنی جب حضرت عبد اللہ بن سلام
اور اُن کے ساتھی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ اکابر علمائے یہود سے تھے مشرف باسلام ہوئے
عادت سابقہ کے باعث تعظیم روز شنبہ کا ارادہ کیا اور گوشت شتر کھانے سے کراہیت
ہوئی رب عزوجل نے یہ آیتیں نازل فرمائیں کہ اے ایمان والو اسلام لائے ہو تو پورا
اسلام لاؤ اسلام کی سب باتیں اختیار کرو یہ نہو کہ مسلمان ہو کر کچھ عادتیں کافروں
کی رکھو اور اگر نمانو تو خوب جان لو کہ اللہ غالب حکمت والا ہے تم پر عذاب لائے اُسے کوئی
روک نہیں سکتا پھر فرمایا جو مسلمان ہو کر بعض کفری خصلتیں اختیار کریں وہ کاہے کا انتظار
کر رہے ہیں یہی نہ کہ آسمان سے اونپر عذاب اوترے اور ہونے والی ہو چکے یعنی ہلاک
تمام کر دئے جائیں والعیاذ باللہ تعالیٰ ان آیات میں رب العزت جل وعلا نے خصلت
کفار اختیار کرنے پر کیسی تہدید اکید و وعید شدید فرمائی اور شک نہیں کہ داڑھی منڈانا کرتا
خصلت کفار ہے عنقریب بعونہ تعالیٰ بکثرت احادیث معتمدہ سے اسکا بیان آتا ہے اور خوبیان کی حاجت
کیا ہے کہ امر اٰہی واضح اور نیز تقریرات سابقہ سے لائح۔ اصل میں یہ خصلت ملعونہ مجوس ملاعنہ
کی تھی اُن سے اور کفار نے سیکھی جب عہد معدلت مہد امیر المومنین غیظ المنافقین سیدنا
عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں عجم فتح ہوا اور کسریٰ خبیث کا تخت ہمیشہ کے لئے
اولٹ دیا گیا مجوس منحوس کچھ اسلام لائے کچھ بقبول جزیہ رہے کچھ پریشان وسرگردان
دار الکفر ہندوستان میں آنکلے یہاں کے راجہ نے اُن سے تعظیم گاو وتحریم مادر و دختر
وخواہر کا عہد لیکر جگہ دی ہنود بے بہبود نے داڑھی منڈانا نو روز ومہرگان بنام ہولی و دیوالی
منانا اُن میں آگ پھیلانا وغیر ذلک من الخصائل الشنیعۃ اُن سے اوڑایا مجوس ایران کر

مسلمان ہوئے تھے اون میں بہت بد باطن اپنی تباہی ملک وافسر وتاراج مال و دختر کے باعث دلوں میں حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کینہ رکھتے تھے مگر مسلمان کہلاکر اسلام کی عزت وشوکت اسلام کی قوت و دولت اسلام کے تاج ومعراج یعنی امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں گستاخی کی کیا مجال تھی جب ابن سبا یہودی خبیث نے مذہب رفض ایجاد کیا اور رشدہ شدہ یہ ناشدنی مذہب ایرانیوں تک پہنچا ان آتش پرست بچوں کی دبی آگ نے موقع پایا کہ آہا اسلام میں بھی ایسا مذہب نکلا کہ امیر المومنین پر تبرا کیجیے اور خاصے مومنین بنے رہیے اُنھوں نے بہزار جان لبیک کہی اور نئے دین کی تاصیل تفریع بڑھ چلی باپ دادا کی قدیم سنتیں اپنا رنگ لائیں نو روز منائے داڑھیاں کتروائیں اتیان ادبار واباحت واعارت واجازت فرج کی کیا گنتی نکاح محارم تک منظور رہا مگر پردۂ حریریں مستور رہا ادھر اسلامی فاتحوں کی شیرانہ تاخت نے سیاہان ہند کے مُنہ سپید کردیے ہزاروں مارے لاکھوں قید کیے یہاں تک کہ ہندو کے معنے ہی غلام ٹھہر گئے یہاں کے نو مسلم مسلم تو ہوئے مگر ہزاروں اپنے آبائی خصال کے پابند رہے داڑھیاں منڈائیں بسنت منائیں ساونی کریں چنریاں رنگائیں عورتیں بدلحاظی کے کپڑے پہنیں کنبے بھر کی سب غیریں سامنے آنے کے واسطے بہنیں شادیوں میں معاذ اللہ فحش گیت سالی بہنوئی میں ہنسی کی ریت یہانتک کہ بہت پوربی اضلاع میں چھوت اور چوکا تک مشہود اور اکثر دیہات میں ہولی دیوالی بلکہ اس سے زائد شیطنت موجود پھر اس عملداری میں شیوع نیچریت بیقیدی شرع و آزادی نفس کے لئے سونے میں سہاگا کچھ اتباع فرنگ کچھ زنانی اُمنگ صفائی رخسار کا نصیب جاگا لاجرم اس حرکت کے عادیوں کو چند حال سے خالی نپایئے گا نسلاً مجوسی یا مذہباً رافضی یا یورپی تہذیب کا دلدادہ نیچری یا جھوٹے متصوفہ یا مبتلائے رفض خفی یا باپ دادا ہندو نومسلم غافل یا ان صحبتوں کا بگڑا آوارہ جاہل بہر حال اس کا مبدء ومنبع ومرجع ومطلع وہی خصلت کفار جس سے خدا ناراض رسول بیزار جس پر قرآن عظیم میں وہ سخت وعید وہ قاہر مار آئندہ ماننے نہ ماننے کا ہر شخص مختار والتوفیق من اللہ العزیز الغفار

تنبیہ ہشتم - احادیث میں حدیث (۱) امام مالک و احمد و بخاری و مسلم و ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و طحاوی حضرت عبد اللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خالفوا المشرکین احفوا الشوارب وادفروا اللحی مشرکوں کا خلاف کرو مونچھیں خوب پست اور داڑھیاں کثیر و وافر رکھو یہ لفظ صحیحین ہیں صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے انھکوا الشوارب واعفوا اللحی مونچھیں مٹاؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ مسلم ترمذی ابن ماجہ طحاوی کی ایک روایت ہے احفوا الشوارب واعفوا اللحی خوب پست کرو مونچھیں اور چھوڑ رکھو داڑھیاں - روایت امام مالک و ابی داؤد اور ایک روایت مسلم و ترمذی میں ہے - ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امر باحفاء الشوارب واعفاء اللحیۃ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا مونچھیں خوب پست کرنے اور داڑھیاں معاف رکھنے کا - حدیث (۲) احمد مسند مسلم صحیح طحاوی آثار - ابن عدی کامل - طبرانی اوسط میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جزوا الشوارب وارخوا اللحی خالفوا المجوس مونچھیں کترو اور داڑھیاں بڑھنے دو آتش پرستوں کا خلاف کرو - امام احمد کی روایت میں ہے - قصوا الشوارب واعفوا اللحی مونچھیں تراشو اور داڑھیاں بڑھاؤ - طبرانی کی روایت ہے وفروا اللحی وخذوا من الشوارب کثیر کرو داڑھیاں اور لو مونچھوں میں سے - دوسری روایت میں زائد کیا وانتفوا الابط وقصوا الاظافیر ابن عدی کی روایت ہے احفوا الشوارب واعفوا اللحی - حدیث (۳) امام ابوجعفر طحاوی شرح معانی الآثار میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں احفوا الشوارب واعفوا اللحی ولا تشبہوا بالیہود مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیوں کو معافی دو یہودیوں کی سی صورت نہ بنو - حدیث (۴) امام احمد مسند طبرانی کبیر - بیہقی شعب الایمان - ضیا صحیح مختارہ - ابونعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قصوا اسبالکم ووفروا اعثانینکم وخالفوا اہل الکتاب مونچھیں کترو اور داڑھیوں کو کثرت دو یہود و نصاریٰ کا خلاف کرو حدیث ۵ - طبرانی کبیر میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اوفوا اللحی وقصوا الشوارب پوری کرو داڑھیاں اور تراشو مونچھیں حدیث (۶) ابن حبان صحیح میں اور طبرانی اور بیہقی میمون بن مہران سے راوی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المجوس فقال انھم یوفرون سبالھم ویحلقون لحاھم فخالفوھم رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجوسیوں کا ذکر کیا فرمایا وہ اپنی لبیں بڑھاتے اور داڑھیاں مونڈتے ہیں تم اُن کا خلاف کرو۔ حدیث (۷) ابن عدی کامل اور بیہقی شعب الایمان میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں احفوا الشوارب واعفوا اللحی مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں خوب بڑھاؤ۔ حدیث (۸) ابو عبداللہ محمد بن مخلد دوری اپنے جزء حدیثی میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں. خذوا من عرض لحاکم واعفوا طولھا داڑھیوں کے عرض سے لو اوراُن کے طول کو معاف رکھو حدیث (۹) خطیب بغدادی ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یاخذن احدکم من طول لحیتہ ہرگز کوئی شخص اپنی داڑھی کے طول سے کم نہ کرے حدیث (۱۰) ابن سعد طبقات میں عبداللہ بن عبداللہ سے مرسلاً راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لکن ربی امرنی ان احفی شاربی واعفی لحیتی مگر مجھے میرے رب نے حکم فرمایا کہ اپنی لبیں پست کروں اور داڑھی بڑھاؤں اس حدیث کا واقعہ وہ ہے جو کتاب الخمیس فی احوال انفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وغیرہ کتب معتمدہ میں ہے کہ جب حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہدایت اسلام کے فرامین بنام سلاطین جہاں نافذ فرمائے قیصر ملک روم نے تصدیق نبوت کی۔ مگر بحیث دنیا اسلام نہ لایا مقوقس بادشاہ مصر نے تعاولا کی کمال تعظیم کی اور ہدایا خاطر بارگاہ رسالت کیے سگ ایران خسرو پرویز قتلہ اللہ نے فرمان اقدس چاک کردیا اور باذان صوبۂ یمن کو لکھا دو مضبوط آدمی مدینہ بھیجکر انھیں یہاں بلا لے باذان نے اپنے داروغہ بابویہ اور ایک پارسی خرخسرہ نامی کو روانہ مدینہ طیبہ کیا انہما حین دخلا علی رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ناقد حلقا لحاہما و اعفیا شواربہما فکرہ النظر الیہما وقال ویلکما من امرکما

بہذا قالا ربنا یعنیان کسریٰ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکن ربی امرنی باعفاء

لحیتی وقص شواربی۔ یہ دونوں جب بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے داڑھیاں منڈائے اور مونچھیں بڑھائے ہوئے تھے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی طرف نظر فرماتے کراہیت آئی اور فرمایا خرابی ہو تمہارے لئے کس نے تمہیں اس کا حکم دیا وہ بولے ہمارے رب یعنی خسرو پرویز خبیث نے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا مگر مجھے تو میرے رب نے داڑھی بڑھانے اور لبیں تراشنے کا حکم فرمایا ہے مسلمان اس حدیث کو یاد رکھیں کہ بابویہ و خرخسرہ اُسوقت تک نہ اسلام لائے تھے نہ احکام اسلام سے آگاہ تھے اُنکی یہ وضع دیکھ کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی صورت دیکھنے سے کراہیت کی تو جو مسلمان احکام حضور جان بوجھکر مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف مجوسیوں کے موافق ایسی گندی صورت بنائے وہ کس قدر حضور اعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کراہیت و بیزاری کا باعث ہوگا۔ آدمی جس حال پر مرتا ہے اُسی حال پر اُٹھتا ہے اگر روز قیامت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ مجوس کی صورت دیکھکر نگاہ فرمانے سے کراہیت فرمائی تو یقین جان کہ تیرا ٹھکانا کہیں نہ رہا مسلمان کی پناہ امان نجات رستگاری جو کچھ ہے اُنکی نظر رحمت میں ہے اللہ کی پناہ اُس بری گھڑی سے کہ وہ نظر فرماتے کراہیت لائیں والعیاذ باللہ ارحم الراحمین۔ اس کے بعد حدیث میں معجزۂ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ظہور خسرو پرویز مردود کا ہلاک باذان و بابویہ و خرخسرہ وغیرہ بہت اہل یمن کا مشرف باسلام ہونا مذکور ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ حدیث (۱۱)

سنن نسائی شریف میں ہے اخبرنا محمد بن سلمۃ (ثقہ ثبت) انبأنا ابن وہب (ثقہ حافظ

عابد) عن حیوۃ بن شریح (ثقہ ثبت فقیہ زاہد) وذکر آخر قبلہ عن عیاش بن عباس القتبانی

(ثقہ) ان شییم بن بیتان (القتبانی ثقہ) حدثہ انہ سمع رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالےٰ

عنہ یقول ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال یا رویفع لعل الحیاۃ ستطول بک بعدی

فاخبر الناس انہ من عقد لحیتہ او تقلد وترا او استنجی برجیع دابۃ او عظم فان محمدا بریٔ منہ یعنے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالےٰ عنہ
سے فرمایا اے رویفع میں امید[1] کرتا ہوں کہ تو میرے بعد عمر دراز پائے تو لوگوں کو خبر کر دینا
کہ جو اپنی داڑھی باندھے یا کمان[2] کا چلہ گلے میں لٹکائے یا کسی جانور کی لید گوبر یا ہڈی سے
استنجا کرے تو بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس سے بیزار ہیں **حدیث (۱۲)**
سنن ابی داؤد شریف میں اس حدیث کو روایت کر کے فرمایا حدثنا یزید بن خالد (ثقتہ)
نا مفضل (ہو ابن فضالۃ المصری ثقتہ فاضل عابد) عن عیاش (ہو ابن عباس الثقتہ)
ان شییم بن بیتان اخبرہ بہذا الحدیث ایضاً عن ابی سالم الجیشانی (سفیان بن ہانی مخضرم وقیل
صحبتہ) عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما یذکر ذلک وہو معہ مرابط بحصن باب الیون یعنی
اسی طرح یہ حدیث حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت عبد اللہ بن عمرو
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت فرمائی حضرت شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی لمعات
التنقیح میں فرماتے ہیں من عقد لحیتہ الاکثرون علی ان المراد تجعید اللحیۃ بالمعالجۃ وانما کرہ ذلک
لانہ فعل من لیس من اہل الدین وتشبہ بہم وقیل کانوا یعقدون فی الحراب فی زمن الجاہلیۃ تکبرا
وتعجبا فامروا بارسالہا وذلک من فعل الاعاجم وقال التورپشتی یفتلونہا کذا فی مجمع البحار و
الاول ہو الوجہ اھ مختصرا علامہ طیبی حاشیہ مشکوٰۃ پھر علامہ طاہر مجمع بحار الانوار میں فرماتے
ہیں عقد ای جعدہا بالمعالجۃ ونہی عنہ لما فیہ من التشبہ بمن فعلہ من الکفرۃ یعنی داڑھی باندھنے سے
مراد اُس کا مجعد و مرغول بنانا ہے کہ یہ کافروں کا فعل ہے اور اسمیں اُن سے تشبہ ہے۔ داڑھی
چڑھانے والے حضرات کہ ڈھاٹے باندھ باندھ کر داڑھی کو مجعد و مرغول کرتے اور متکبر
ٹھاکروں جاٹوں کی صورت بنتے ہیں ان صحیح حدیثوں کو جن کے ہر ہر راوی کی ثقاہت
و عدالت ہمنے تقریب التہذیب امام خاتم الحفاظ ابن حجر سے نقل کر دی یاد رکھیں اور
محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیزاری و بیعلاقگی کو ہلکا نہ جانیں اور
داڑھی منڈانے کترنے والے زیادہ سخت عذاب و آفت کے منتظر رہیں۔ جب داڑھی
باقی رکھ کر اُس کی صنعت و ہیئت میں کافروں سے تشبہ اس درجہ باعث بیزاری محمد رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوا تو سرے سے داڑھی قطع یا حلق کر دینا اور پورے پورے

[1] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس بات کو بطور امید فرمائیں وہ ضروری الوقوع ہوتی ہے اُسمیں فرق نہیں آتا رویفع...... رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد چھیالیس برس زندہ رہ کر ۵۶ھ میں وفات پائی ۱۲ منہ [2] یہ جاہلیت کا ٹوٹکا تھا کمان کا چلہ اپنے بچوں جانوروں کے گلے میں باندھتے اور جانتے کہ نظر بد کو دفع کرتا ہے

مجوسیوں مچھندروں کی صورت بنناجس جس قدر موجب غضب و نارا ضی واحد قہار و رسول کردگار جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہو بجا ہے۔ **الآثار حدیث ۱۳ و ۱۴** امام ابوطالب مکی قوت القلوب اور امام حکیم الامہ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں ردعمر

بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وابن ابی لیلی قاضی المدینۃ شہادۃ من کان ینتف لحیتہ یعنے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعبد الرحمٰن بن ابی لیلی قاضی مدینہ طیبہ (کہ اکابر ائمہ تابعین و اجلۂ تلامذۂ امیر المومنین عثمان غنی و امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہیں ان دونوں ائمہ ہدی نے) داڑھی چننے والے کی گواہی رد فرمادی

حدیث ۱۵۔ یہی دونوں امام مکی وغزالی فرماتے ہیں شہد رجل عند عمر بن عبد العزیز بشہادۃ وکان ینتف فنیکیہ فرد شہادتہ ایک شخص نے سادس خلفاء راشدین امیر المومنین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں کسی معاملہ میں گواہی دی اور وہ اپنی داڑھی کا ایک خفیف حصہ جسے کوٹھے کہتے ہیں چنا کرتا تھا امیر المومنین نے اُسکی شہادت رد فرمادی

حدیث ۱۶ و ۱۷۔ امام محمد بن ابی الحسن علی مکی وقائق الطریقہ میں حضرت کعب احبار وابی الجلد (جیلان بن فروہ اسدی) رحمہم اللہ تعالیٰ سے ذکر فرماتے ہیں یکون فی آخر الزمان اقوام یقصون لحاہم اولئک لاخلاق لہم آخر زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے کہ داڑھیاں کتریںگے وہ نرے بے نصیب ہیں یعنے اُن کے لیے دین میں حصہ نہیں آخرت میں بہرہ نہیں والعیاذ باللہ رب العالمین۔ ہذا مختصر **تنبیہ** نہم نصوص ائمہ کرام وعلمائے اعلام میں

نص ۱ تا ۵۔ امام محقق علی الاطلاق کمال الدین محمد بن الہمام فتح القدیر پھر علامہ زین بن نجیم مصری بحر الرائق پھر علامہ ابو الاخلاص حسن بن عمار شرنبلالی غنیۃ ذوی الاحکام پھر علامہ مدقق محمد بن علی دمشقی درمختار پھر علامہ سیدی احمد مصری حاشیۂ مراقی الفلاح سب علما کتاب الصوم میں فرماتے ہیں المعنی للکل و اللفظ لحاشیۃ الدرر والغرر الاخذ من اللحیۃ وہی دون القبضۃ کما یفعلہ بعض المغاربۃ ومخنثۃ الرجال لم یبحہ احد واخذ کلہا فعل مجوس الاعاجم والیہود والہنود وبعض اجناس الافرنج یعنے جب داڑھی ایک مشت سے کم ہو تو اسمیں کچھ لینا جس طرح بعض مغربی اور زنانے زنخے کرتے ہیں

یہ کسی کے نزدیک حلال نہیں اور سب سے لینا ایرانی مجوسیوں اور یہودیوں اور ہندؤں
اور بعض فرنگیوں کا فعل ہے نص ۶ تا ۱۲۔ امام برہان الملۃ والدین فرغانی ہدایہ پھر امام
زیلعی تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق پھر علامہ نجم الدین طوری تکملہ بحر الرائق پھر علامہ شرنبلالی
غنیہ پھر علامہ سید ابو السعود ازہری فتح اللہ المعین حاشیۂ کنز پھر علامہ سیدی احمد طحطاوی
حاشیۂ تنویر پھر علامہ سیدی محمد امین آفندی رد المحتار علی الدر المختار سب علما کتاب الجنایات مسئلہ
جنایت بحلق لحیہ میں فرماتے ہیں یؤدب علی ذلک لارتکاب المحرم ہذا ہو لفظ الکل الا الطرفین
فلفظہا یؤدب علی ارتکابہ مالا یحل داڑھی مونڈنے کو سزا دیجائے کہ وہ فعل حرام کا مرتکب
ہوا نص ۱۳ تا ۱۷۔ علامہ توربشتی شرح مصابیح پھر علامہ طیبی شرح مشکوۃ
پھر مولانا علی قاری مکی مرقاۃ پھر علامہ فتنی مجمع البحار پھر شیخ محقق لمعات میں فرماتے ہیں
قص اللحیۃ کان من صنیع الاعاجم وہو الیوم شعار کثیر من المشرکین کالافرنج والہنود ومن لاخلاق
لہم فی الدین من الفرق الموسومۃ بالقلندریۃ طہر اللہ عنہم حوزۃ الدین داڑھی تراشنا
پارسیوں کا کام تھا اور اب تو بہت کافروں کا شعار ہے جیسے فرنگی اور ہندو اور وہ فرقہ
جس کا دین میں کچھ حصہ نہیں جو قلندریہ کہلاتے ہیں اللہ تعالیٰ اسلامی ورود کو اُن سے پاک
کرے نص ۱۸ و ۱۹۔ کواکب الدراری شرح صحیح بخاری امام کرمانی و مجمع میں ہے فسبحنہ
ما اسخف عقول قوم طولوا الشارب واحفوا اللحی عکس ما علیہ فطرۃ جمیع الامم قد بدلوا فطرتہم
نعوذ باللہ سبحان اللہ کسقدر بوچ عقل ہے اُن لوگوں کی جنھوں نے مونچھیں بڑھائیں اور
داڑھیاں پست کیں برعکس اُس خصلت کے جسپر تمام امم انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام
کی فطرت ہے انھوں نے اپنی اصل خلقت ہی بدل دی خدا کی پناہ نص ۲۰ تا ۲۲۔ امام
ابو الحسن علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل مرغینانی نے کتاب التجنیس والمزید میں اس کے
عدم جواز کی تصریح فرمائی لمعات شرح مشکوۃ و نصاب الاحتساب باب سادس میں ہے
ہل یجوز حلق اللحیۃ کما یفعلہ الجوالیقون الجواب لا یجوز ذکرہ فی جنایۃ الہدایۃ وکراہیۃ التجنیس
یعنی سوال کیا داڑھی مونڈنا جائز ہے جیسے جھولا شاہی فقیر کرتے ہیں جواب ناجائز
ہے ہدایہ کتاب الجنایات اور تجنیس کتاب الکراہیۃ میں اسکی تصریح ہے نص ۲۳ و ۲۴

تبیین المحارم ورد المحتار میں ہے ازالۃ الشعر من الوجہ حرام الا اذا نبت للمرأۃ لحیۃ او شوارب فلا تحرم ازالتہ بل تستحب مونھہ کے بال دور کرنا حرام ہے مگر جب کسی عورت کے داڑھی یا مونچھ نکل آئے تو اُسے حرام نہیں بلکہ مستحب ہے نص ۲۵ و ۲۶۔ مفہم شرح صحیح مسلم

للعلامۃ القرطبی پھر اتحاف السادۃ المتقین میں ہے لا یجوز حلقھا ولا نتفھا ولا قص الکثیر منھا داڑھی کا نہ مونڈنا جائز نہ چھانٹنا زیادہ کترنا نص ۲۷۔ امام شمس الائمہ کردری وجیز میں فرماتے ہیں لایحل للرجال ان یقطع اللحیۃ مرد کو حلال نہیں کہ داڑھی کاٹے نص ۲۸ تا ۳۰۔ بعینہٖ یہی الفاظ امام ابوبکر نے فرمائے اور اُن سے نوازل اور نوازل سے نصاب الاحتساب باب

ثامن میں منقول ہوئے نص ۳۱ و ۳۲ درمختار میں ہے فیہ (ای فی المجتبی) قطعت شعر

راسھا اثمت ولعنت زاد فی البزازیۃ ولو باذن الزوج لانہ لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق

ولذا یحرم علی الرجل قطع لحیتہ والمعنی المؤثر التشبہ بالرجال رد المحتار میں ہے العلۃ المؤثرۃ فی اثمہا التشبہ

بالرجال فانہ لایجوز کالتشبہ بالنساء یعنی مجتبٰے شرح قدوری میں ہے عورت اپنے سر کے بال کاٹے تو گنہگار وملعونہ ہو جائے بزازیہ میں زائد فرمایا کہ اگرچہ شوہر کی اجازت سے اسلیے کہ خدا کی نافرمانی میں کسیکی اطاعت نہیں اسلیئے مرد پر داڑھی کاٹنا حرام ہے اور علت گناہ مردوں کی وضع بنانی ہے یعنی عورت کو موے سر تراشنے کی حرمت میں یہ علت ہے کہ یہ مردانی وضع ہے جس طرح مرد کو ریش تراشنی حرام ہونے کی علت یہ کہ عورتوں سے تشبہ ہے اور وہ دونوں ناجائز نص ۳۳۔ علامہ قاری شرح شفائے امام قاضی عیاض میں فرماتے ہیں حلق اللحیۃ منھی عنہ داڑھی مونڈنے کی شرع میں ممانعت ہے نص ۳۴۔ علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں اما حلقھا فمنھی عنہ لانہ عادۃ المشرکین داڑھی مونڈنا ممنوع ہے کہ یہ کافروں کی عادت ہے نص ۳۵۔ اشعۃ اللمعات سے گزرا علت در حرمت حلق لحیہ

ہمیں است نص ۳۶۔ اسی میں ہے حلق کردن لحیہ حرام است وروش فرنج وہنود و

جوالقیان است کہ ایشاں را قلندریہ گویند نص ۳۷۔ فتح المعین بشرح قرۃ العین میں ہے یحرم حلق لحیۃ داڑھی مونڈنا حرام ہے **فائدہ** جسطرح داڑھی مونڈنا کترنا بالاتفاق حرام و گناہ ہے یونہیں ہمارے ائمہ وجمہور علماء کے نزدیک اُس کا طول فاحش کہ بیحد بڑھایا جائے

جو حد تناسب سے خارج و باعث انگشت نمائی ہو مکروہ و ناپسند ہے امام قاضی عیاض
پھر امام ابوزکریا نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں تکرہ الشہرۃ فی تعظیمہا کما تکرہ فی قصہا
وجزہا اُسی میں ہے وکرہ مالک طولہا جدا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و حضرت عبد اللہ
بن عمر و حضرت ابوہریرہ وغیرہما صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے افعال و اقوال
اور ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ و محرر مذہب امام محمد رضی اللہ عنہما و عامہ کتب فقہ و حدیث کی تصریح
سے اس کی حد یکمشت ہے ابھی نصوص علما سے گزرا کہ اس سے کم کرنا کسی نے
حلال نجانا قبضہ سے زائد کا قطع ہمارے نزدیک مسنون ہے بلکہ نہایہ میں بلفظ وجوب تعبیر کیا
تفصیل اسکی بحر و نہر اور در مختار اور اُسکے حواشی وغیرہا کتب فقہ اور مرقاۃ و لمعات و منہاج وغیرہا
کتب حدیث اور قوت القلوب و احیاء العلوم وغیرہا کتب سلوک میں دیکھیے قول عرب کہ اس نا قل عاقل
نے لکھا اور نہ اُسکا قائل جانا نہ مقولہ ہی ٹھیک نقل کیا اُسمیں اسی طول فاحش و مفرط کی ناپسندی
ہے ورنہ نفس طول تو سبزہ آغاز ہوتے ہی حاصل کہ بال اگرچہ ذرہ بھر ہو آخر جسم ہے اور
جسم بے طول ناممکن تو مطلق طول کی مذمت نفس لحیہ کی مذمت ہوگی حالانکہ تمام
عالم جانتا ہے کہ عرب کی قدیم قومی و ملکی و مذہبی عادت ہمیشہ داڑھی رکھنی رہی ہے وہ اسکے
نہونے کی مذمت کرتے اور اُسے سخت عیب جانتے جس کا کچھ ذکر اقوال امام شریح و اصحاب
امام احنف سے گزرا قوت القلوب شریف میں امام ابویوسف رضی اللہ تعالے عنہ
سے ہے من عظمت لحیتہ جلت معرفتہ اُسمیں بعض ادیبوں سے نقل فرمایا فی اللحیۃ خصال نافعۃ

منہا تعظیم الرجل والنظر الیہ بعین العلم والوقار ورفعہ فی المجالس والاقبال علیہ وتقدیمہ
علی الجماعۃ وتعقیلہ اسی طرح احیاء العلوم میں ہے یہ زنخدان کے دو تین بال جو اس
خلیع العذار کے نزدیک حد اعتدال عرب اسی منحوس و مذموم جانتے اور عجم کیا اچھا سمجھتے ہیں
یہانتک کہ اس پر شلیں زبان زد ہوئیں اور ہر عاقل جانتا ہے کہ خیر الامور اوساطہا قال تعالے
وکان بین ذلک قواما وقال تعالیٰ وابتغ بین ذلک سبیلا وقال تعالے
عوان بین ذلک کو سچ کے بارہ میں امام شافعی رضی اللہ تعالے عنہ کے اقوال و قایع
بیہقی نے مناقب میں روایت اور امام سخاوی نے مقاصد حسنہ میں زیر حدیث

ایاکم والاشقر الازرق ذکر کیے جسے دیکھنا ہو وہاں دیکھے تنبیہ دہم بقیہ دلائل تحریم میں
دلیل اول داڑھی منڈانا مثلہ یعنی صورت بگاڑنا ہے اور مثلہ حرام اب کتب فقہیہ سے
کتاب الحج کا احرام باندھیے نص ۳۸ ہدایہ میں ہے حلق الشعر فی حقہا مثلۃ کحلق اللحیۃ
فی حق الرجال نص ۳۹ کافی شرح وافی لاتحلق ولکن تقصر لان الحلق فی حقہا مثلۃ والمثلۃ

حرام وشعر الرأس زینۃ لہا کاللحیۃ للرجل کما لایحلق لحیتہ عند الخروج من الاحرام فکذا لاتحلق شعرہا
نص ۴۰ و ۴۱ امام ملک العلما ابوبکر مسعود کاشانی بدائع پھر علامہ علی قاری مسلک متقسط
میں فرماتے ہیں حلق اللحیۃ من باب المثلۃ نص ۴۲ و ۴۳ تبیین الحقائق وابو السعود مصری
حلق راسہا مثلۃ کحلق اللحیۃ فی الرجل نص ۴۴ نیز تبیین میں ہے لایاخذ من لحیتہ شیئا لانہ مثلۃ
نص ۴۵ و ۴۶ بحر الرائق وطحطاوی علی الدر واللفظ للبحر لاتحلق لکونہ مثلۃ کحلق اللحیۃ
نص ۴۷ برجندی شرح نقایہ حلق الراس فی حقہا مثلۃ کحلق اللحیۃ فی حق الرجل نص ۴۸
شرح اللباب اما المرأۃ فلیس لہا الا التقصیر لما سبق من ان حلق راسہا مثلۃ کحلق الرجل لحیتہ
نص ۴۹ طریقہ محمدیہ سے گزرا کہ النقصان منہا مثلۃ ان سب عبارات کا حاصل یہی ہے
کہ مرد کو داڑھی منڈا کرنا مثلہ ہے جیسے عورت کو سر منڈانا یہ مسئلہ ایسا واضح جلیہ ہے
کہ مسلمانوں کے تمام خواص وعوام اس سے آگاہ ہیں ہر ذی عقل مسلم جانتا ہے کہ جیسے
عورت کے حق میں گیسو بریدہ گالی ہے یوہیں مرد کے لیے داڑھی منڈا۔ ہاں ناپاک
طبائع کا ذکر نہیں بہتیرے مرد زنانے بنتے محافل میں ناچتے اپنی ماں بہن کے پیچھے طبلہ
بجاتے ہیں اور ان حرکات سے اصلا عار نہیں رکھتے جس طرح داڑھی رکھنا افعال
قدیمہ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے ہے یوہیں یہ ارشاد بھی اقوال
قدیمہ رسل عظام سے اذا لم تستحی فاصنع ما شئت بیحیا باش وہرچہ خواہی کن۔ اب امام
ابوالبرکات عبد اللہ نسفی کا ارشاد ابھی گزرا المثلۃ حرام اشعہ سے گزرا علت درحرمت مثلہ
ہمیں ست احادیث لیجیے کہ امید کرتا ہوں مجموعا اس تحریر کے سوا شاید نہ ملیں۔
حدیث ۸۱۔ امام احمد وبخاری ومسلم ونسائی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی
عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں لعن اللہ من مثل بالحیوان

اللہ کی لعنت اُس پر جو کسی جاندار کے ساتھ مثلہ کرے۔ طبرانی نے بسند حسن اُن سے
روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا من مثل بحیوان فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ
والناس اجمعین جو کسی جاندار کیساتھ مثلہ کرے اُسپر اللہ و ملائکہ و بنی آدم سب کی لعنت حدیث ۱۹
شافعی۔ احمد۔ دارمی۔ مسلم۔ ابو داؤد و ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ طحاوی۔ ابن حبان۔ بیہقی۔
ابن الجارود حضرت بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب کوئی لشکر بھیجتے
سپہ سالار کو وصیت فرماتے اغزوا بسم اللہ فی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ اغزوا ولا تغلوا ولا تغدروا ولا
تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا جہاد کرو اللہ کے نام پر اللہ کی راہ میں قتال کرو اللہ کے منکروں سے
جہاد کرو اور خیانت نہ کرو نہ عہد توڑو نہ مثلہ کرو نہ کسی بچہ کو قتل کرو حدیث ۲۰ امام احمد
مسند اور ابن ماجہ سنن اور قاضی عبد الجبار بن احمد اپنی امالی میں حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالے
عنہ سے راوی۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا فرمایا سیروا بسم اللہ
وفی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ ولا تمثلوا ولا تغدروا ولا تغلوا ولا تقتلوا ولیدا چلو خدا کے نام پر خدا
کی راہ میں جہاد کرو خدا کے منکروں سے اور نہ مثلہ کرو نہ بدعہدی نہ خیانت نہ بچے کا قتل حدیث ۲۱
حاکم مستدرک میں حضرت ابن الفاروق رضی اللہ عنہما سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے
فرمایا خذہ فاغز فی سبیل اللہ فقاتلوا من کفر باللہ لا تغلوا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا فہذا
عہد اللہ وسیرۃ نبیہ لے خدا کی راہ میں لڑ منکران خدا سے جہاد کرو خیانت نہ کرو نہ مثلہ
نہ بچوں کو قتل کرو یہ اللہ تعالے کا عہد اور اُس کے نبی کا شیوہ ہے صلے اللہ تعالی علیہ وسلم
حدیث ۲۲ بیہقی سنن میں امیر المومنین مولے علی کرم اللہ تعالے وجہہ
سے حدیث طویل میں راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم جب کوئی
لشکر کفار پر بھیجتے فرماتے لا تمثلوا بآدمی ولا بہیمۃ مثلہ نہ کرو نہ کسی آدمی کو نہ چوپائے کو
حدیث ۲۳ تا ۲۵۔ احمد و بخاری حضرت عبد اللہ بن زید اور احمد و ابوبکر بن ابی شیبہ حضرت
زید بن خالد اور طبرانی حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہم سے راوی نہی رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عن النہبۃ والمثلۃ رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے لوٹ اور مثلہ سے

لہ قلت وواقع فی کنز العمال فی منتخبہ کلیہما بلفظ من مثل باخیہ وذکر الصحابی عبد اللہ بن عمر و بالواو فلا
ادری اہو ہو والواو من قلم الناسخ ام حدیث آخر ۱۲ منہ

منع فرمایا حدیث ۲۶ و ۲۷- ابن ماجہ حضرت ابو سعید خدری اور امام ابو جعفر طحاوی وسلیمن بن احمد طبرانی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی نہی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولفظ الطحاوی سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ینہی ان یمثل بالبہائم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چوپاؤں کو مثلہ کرنے سے منع فرمایا حدیث ۲۸ تا ۳۰- ابوبکر بن ابی شیبہ و امام طحاوی وحاکم حضرت عمران بن حصین اور اولین وطبرانی حضرت مغیرہ بن شعبہ اور صرف اول حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی نہی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن المثلۃ ہذا حدیث الحاکم عن عمران ومثلہ لفظ الطبرانی عن ابن عمر وحدیثا المغیرۃ واسماء رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے مثلہ سے منع فرمایا حدیث ۳۱ طبرانی امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ینہی عن المثلۃ ولو بالکلب العقور میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سُنا کہ مثلہ کرنا منع فرماتے تھے اگرچہ سگ گزندہ کو۔
حدیث ۳۲ و ۳۳- ابن قانع وطبرانی و ابن مندہ بطریق موسےٰ بن ابی حبیب حضرت حکم بن عمیر وحضرت عائذ بن قرط رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتمثلو بشئ من خلق اللہ عزوجل فیہ روح خلق اللہ میں سے کسی ذی روح کو مثلہ نہ کرو حدیث ۳۴ و ۳۵- ابوداؤد وطحاوی حضرت سمرہ بن جندب اور بخاری ومسلم قتادہ سے مرسلا راوی کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحث علی الصدقۃ وینہی عن المثلۃ ہذا لفظ ابی داؤد ولفظ الطحاوی قلما خطب خطبۃ الا امرنا فیہا بالصدقۃ ونہانا عن المثلۃ ولفظہما فی حدیث العرنیین عن قتادۃ بلغنا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان بعد ذلک یحث علی الصدقۃ وینہی عن المثلۃ وبمعناہ لابن ابی شیبۃ والطحاوی عن عمران فی الحدیث المار یعنی کم کوئی خطبہ ہوگا جس میں رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم صدقہ کا حکم اور مثلہ سے ممانعت نہ فرماتے ہوں حدیث ۳۶ طبرانی کبیر میں حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتمثلو بعباد اللہ اللہ کے بندوں کو مثلہ نہ کرو حدیث ۳۷ و ۳۸- ابن عساکر و ابن النجار حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا اور ابن ابی شیبہ مصنف میں

عطا سے مرسلا راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لا امثل بہ فیمثل اللہ بہ یوم القیمۃ حاصل یہ کہ جو یہاں مثلہ کریگا روز قیامت اُسے اللہ تعالیٰ مثلہ بنائے گا حدیث ۳۹ بیہقی سنن میں صالح بن کیسان سے حدیث طویل میں راوی حضرت خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت یزید بن ابی سفین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سپہ سالاری پر بھیجتے وقت وصیت میں فرمایا لا تغدر ولا تمثل ولا تجبین ولا تغلل نہ عہد توڑنا نہ مثلہ کرنا نہ بزدلی نہ خیانت حدیث ۴۰ سیف کتاب الفتوح میں متعدد شیوخ سے راوی امیر المؤمنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صوبہ ملک یمامہ مہاجر بن ابی امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمان بھیجا جسمیں ارشاد ہوا ایاک والمثلۃ فی الناس فانہا اثم ومنفرۃ الا فی قصاص لوگوں کو مثلہ کرنے سے بچو کہ وہ گناہ ہے اور نفرت دلانے والا مگر قصاص و عوض میں اللہ اکبر جب چوپاؤں سے مثلہ حرام چوپائے درکنار کنکھنے کتے سے ناجائز کتے سے بھی گزرے حربی کافر سے بھی منع تو مسلمان کا خود اپنے موںھ کے ساتھ مثلہ کرنا کس درجہ اشد حرام وموجب لعنت وانتقام ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ حدیث ۴۱ طبرانی معجم کبیر میں بسند حسن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من مثل بالشعر فلیس لہ عند اللہ خلاق جو بالوں کے ساتھ مثلہ کرے اللہ عزوجل کے یہاں اُسکا کچھ حصہ نہیں والعیاذ باللہ رب العلمین یہ حدیث خاص مسئلہ مثلہ مُومیں ہے بالوں کا مثلہ ہی جو کلمات ائمہ سے مذکور ہوا کہ عورت سر کے بال مُنڈائے یا مرد داڑھی یا مرد خواہ عورت بھویں کما یفعلہ کفرۃ الہند فی الحداد یا سیاہ خضاب کرے کما فی المناوی والعزیزی والحفنی شروح الجامع الصغیر یہ سب صورتیں مثلہ مُومیں داخل ہیں اور سب حرام دلیل دوم داڑھی مُنڈانا زنانی صورت بننا اور عورتوں سے مشبہ پیدا کرنا ہے اور مرد کو عورت عورت کو مرد سے کسی لباس وضع چال ڈھال میں بھی تشبہ حرام نہ کہ خاص صورت و بدن میں۔ ظاہر ہے کہ عورت و مرد کا جسم ظاہر میں مابہ الامتیاز یہی چوٹی اور داڑھی ہے اسی طرف تسبیح ملائکہ میں اشارہ وارد ہوا امام زیلعی تبیین الحقائق علامہ اتقانی غایۃ البیان۔ علامہ طوری تکملۂ بحر سب علما کتاب الجنایات اور امام حجۃ الاسلام محمد غزالی کیمیائے سعادت میں ذکر کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان للہ ملائکۃ تسبیحہم سبحٰن من زین الرجال باللحی والنساء بالقرون والذوائب ولیس عند الاتقانی فی نسختی لفظ القرون بیشک اللہ عزوجل کے کچھ فرشتے ہیں جنکی تسبیح یہ ہے پاکی ہے اسی جس نے

مردوں کو زینت دی داڑھیوں سے اور عورتوں کو گیسوؤں سے۔ بلکہ داڑھی چوٹی سے بھی زیادہ وجہ امتیاز ہے کہ مرد چوٹی بنا سکتا ہے اور عورت داڑھی نہیں نکال سکتی ولہذا نص ۵۰ و ۵۱ ۔ امام جلیلین

قوت و احیا میں فرماتے ہیں اللحیۃ من تمام خلق الرجل وبہا تمیز الرجال من النساء فی ظاہر الخلق داڑھی آفرینش مرد کی تمامی سے ہے اور اُسی سے متمیز ہوتے ہیں مرد عورتوں سے ظاہر صورت میں لاجرم بزازیہ و در مختار و رد المحتار کے نصوص گزرے کہ عورت کو موئے سر مرد کو داڑھی کا قطع حرام ہے کہ اسمیں ایک کا دوسرے سے تشبہ ہے نص ۵۲ سیدی عارف باللہ علامہ عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں فرماتے ہیں الحکمۃ فی تحریم تشبہ الرجل بالمرأۃ وتشبہ المرأۃ بالرجل انہما غیران لخلق اللہ مرد و عورت کا باہم تشبہ حرام ہونے کی حکمت یہ ہے کہ وہ دونوں اسمیں خدا کی بنائی چیز بدلتے ہیں۔ یہ اشارہ ہے اُسی آیہ کریمہ فلیغیرن خلق اللہ کی طرف یہ تو آیت تھی اب بتوفیق اللہ تعالیٰ احادیث لیجیے حدیث ۴۲۔ امام احمد و دارمی و بخاری و ابوداود و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و طبرانی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پرنور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعن اللہ المتشبہین من الرجال بالنساء والمتشبہات من النساء بالرجال اللہ کی لعنت اُن مردوں پر جو عورتوں کی وضع بنائیں اور اُن عورتوں پر جو مردوں کی طبرانی کی روایت یوں ہے ان امرأۃ مرت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متقلدۃ قوسا فقال لعن اللہ المتشبہات من النساء بالرجال والمتشبہین من الرجال بالنساء حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک عورت شانے پر کمان لٹکائے گزری فرمایا اللہ کی لعنت اُن عورتوں پر جو مردانی وضع بنائیں اور اُن مردوں پر جو زنانی حدیث ۴۳۔ بخاری ابوداود ترمذی اُنہیں سے راوی لعن رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المخنثین من الرجال والمترجلات من النساء وقال اخرجوہم من بیوتکم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانے مردوں اور مردانی عورتوں پر اور فرمایا انھیں اپنے گھروں سے نکال دو حدیث ۴۴۔ بخاری ابوداود ابن ماجہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اخرجوا المخنثین من بیوتکم زنانوں کو اپنے گھروں سے نکال باہر کرو حدیث ۴۵۔ ابوداود و نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم بسند صحیح ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی لعن رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الرجل یلبس لبسۃ المرأۃ والمرأۃ تلبس لبسۃ الرجل

رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اُس مرد پر کہ عورت کا پہنا وا پہنے اور اُس عورت پر کہ مرد کا **حدیث ۴۶** - ابوداؤد بسند حسن عبداللہ بن ابی ملیکہ سے راوی قال قیل لعائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان امرأۃ تلبس النعل قالت لعن رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الرجلۃ من النساء ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے عرض کیگئی کہ ایک عورت مردانہ جوتا پہنتی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی **حدیث ۴۷** - امام احمد بسند صحیح ایک تابعی ہذیلی سے راوی ہیں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھا ایک عورت کمان لٹکائے مردانی چال چلتی سامنے سے گزری عبداللہ نے پوچھا یہ کون ہے میں نے کہا ام سعید دختر ابوجہل - فرمایا میں نے سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا لیس منا من تشبہ بالرجال من النساء ولا من تشبہ بالنساء من الرجال ہمارے گروہ سے نہیں وہ عورت کہ مردوں سے تشبہ کرے اور نہ وہ مرد کہ عورتوں سے ورواہ الطبرانی عن عبداللہ مختصراً **حدیث ۴۸** امام احمد بسند حسن اور عبدالرزاق مصنف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی لعن رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم مخنثی الرجال الذین یتشبہون بالنساء والمترجلات من النساء المتشبہات بالرجال[1] وراکب الفلاۃ وحدہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانے مردوں پر جو عورتوں کی صورت بنیں اور مردانی عورتوں پر جو مردوں کی شکل بنیں اور جنگل کے اکیلے سوار کو یعنی جو خطر کیحالت میں تنہا سفر کو جائے **حدیث ۴۹** - طبرانی کبیر میں بسند صالح حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثۃ لایدخلون الجنۃ ابدا الدیوث والرجلۃ من النساء ومدمن الخمر تین شخص جنت میں کبھی نجائینگے دیوث اور مردانی عورت اور شراب کا عادی **حدیث ۵۰** - احمد نسائی حاکم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثۃ لاینظر اللہ الیہم یوم القیمۃ العاق لوالدیہ والمرأۃ المترجلۃ المتشبہۃ بالرجال والدیوث تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ روز قیامت نظر رحمت نفرمائیگا ماں باپ کا نافرمان اور مردانی عورت مردوں کی وضع بنانیوالی اور دیوث **حدیث ۵۱** - نسائی سنن اور بزار بسند اور حاکم مستدرک اور بیہقی شعب الایمان میں اُن سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثۃ لایدخلون الجنۃ العاق لوالدیہ والدیوث ورجلۃ النساء[2] تین شخص جنت میں نجائینگے

[1] وفی طریق لاحمد ورِوایۃ عبدالرزاق بعد ہذا والمتبتلین الذین یقولون نتزوج والمتبتلات اللاتی یقلن ذلک وراکب

ماں باپ سے عاق اور دیوث اور مردانی عورت حدیث ۵۲ بیہقی شعب میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اربعۃ یصبحون فی غضب اللہ و
یمسون فی غضب اللہ المتشبہون من الرجال بالنساء والمتشبہات من النساء بالرجال والذی یاتی البہیمۃ
والذی یاتی بالرجل چار شخص صبح کریں تو اللہ کے غضب میں شام کریں تو اللہ کے غضب میں
زنانی وضع والے مرد اور مردانی وضع والی عورتیں اور جو چوپائے سے جماع کرے اور اغلامی حدیث ۵۳
طبرانی کبیر میں ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے راوی اربعۃ لعنہم اللہ فوق عرشہ وامنت علیہم ملائکتہ الذی
یحصن نفسہ عن النساء ولا یتزوج ولا یتسری لئلا یولد لہ والرجل یتشبہ بالنساء وقد خلقہ اللہ ذکرا والمرأۃ تتشبہ
بالرجال وقد خلقہا اللہ انثی ومضلل المسکین وفی اخری لہ عنہ اربعۃ لعنوا فی الدنیا والآخرۃ وامنت
الملئکۃ رجل جعلہ اللہ ذکرا فانث نفسہ وتشبہ بالنساء وامرأۃ جعلہا اللہ انثی فتذکرت وتشبہت بالرجال
والذی یضل الاعمی ورجل حصور ولم یجعل اللہ حصورا الا یحیی بن زکریا حاصل یہ کہ چار شخصوں پر اللہ عزوجل نے
بالائے عرش سے دنیا و آخرت میں لعنت بھیجی اور اسکی ملعونی پر فرشتوں نے آمین کہی وہ مرد جسے خدا نے
نر بنایا اور وہ مادہ بنے عورتوں کی وضع بنائے اور عورت جسے خدا نے مادہ بنایا اور وہ نر بنے مردانی
وضع اختیار کرے اور اندھے کو بہکانے یا مسکین کو راستہ بھلانے والا اور وہ جو اولاد ہونے
کے خوف سے نہ نکاح نہ کرے نہ کنیز حلال رکھے راہبان نصاریٰ کی طرح نن بنے۔ حدیث ۵۴
ابن عساکر ابن صالح وہ اپنے بعض شیوخ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فرماتے ہیں لعن اللہ والملائکۃ رجلا تانث وامرأۃ تذکرا اللہ عزوجل اور فرشتوں نے
لعنت کی اس مرد پر جو عورت بنے اور اس عورت پر جو مرد و العیاذ باللہ رب العلمین دلیل سوم
داڑھی منڈانا کترانا شعار کفار ہیں ان سے تشبہ ہے اور وہ حرام تنبیہ ہشتم کی متعدد احادیث
میں گزرا کہ یہ خصلت شنیعہ مجوس یہود و مشرکین کی ہے اور نہم کے نصوص عدیدہ میں
کہ مجوسیوں یہودیوں ہندوؤں فرنگیوں کی۔ اور حدیث اول و سوم و چہارم میں گزرا
مشرکوں کا خلاف کرو یہودیوں کی صورت نہ بنو اہل کتاب کی مخالفت کرو نص ۵۳ تا
۵۵۔ لمعات سے گزرا کہ داڑھی باندھنے والے سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی بیزاری
اس وجہ سے ظاہر فرمائی کہ اس میں بیدینوں سے تشبہ ہے علامہ طیبی و علامہ طاہر سے گزرا

کہ وجہ نہی مشابہت کفار ہے نص ۵۶ و ۵۷۔ بدائع امام ملک العلماء و شرح منسک متوسط میں ہے حلق اللحیۃ تشبہ بالنصاریٰ داڑھی منڈانی نصاریٰ کی سی صورت بنانی ہے نص ۵۸۔ جب درمختار میں فرمایا داڑھی نہ رکھنا یہود و ہنود کا کام ہے علامہ طحطاوی نے فرمایا و التشبہ بہم حرام اُن سے تشبہ حرام ہے نص ۵۹ و ۶۰ علامہ اسمٰعیل بن عبدالغنی حاشیہ درر و غرر پھر علامہ عبدالغنی بن اسمٰعیل حاشیۂ طریقہ محمدیہ نوع ثامن آفات لسان میں فرماتے ہیں لبس زی الافرنج کفر علی الصحیح اھ مختصراً فرنگیوں کی وضع پہننی صحیح مذہب میں کفر ہے حدیث ۵۵۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ابغض الناس الی اللہ ثلثۃ ملحد فی الحرم و مبتغ فی الاسلام سنۃ الجاہلیۃ و مطلب دم امرئ بغیر حق لیہریق دمہ اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ دشمن تین شخص ہیں حرم شریف میں الحاد و زیادتی کرنے والا اور اسلام میں جاہلیت کی سنت چاہنے والا اور ناحق کسی کی خونریزی کے لئے اُسکے قتل کی تلاش میں رہنے والا۔ علامہ طیبی سے مجمع البحار میں ہے اذا ترتب ہذا الوعید علی طلبہ فعلی المباشر اولی جب سنت جاہلیت کی طلب پر یہ وعید ہے تو برتنے والا بدرجہ اولیٰ حدیث ۵۶ و ۵۷۔ بخاری تعلیقا اور احمد و ابو یعلی و طبرانی کاملا حضرت عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور جملہ اخیرہ ابو داؤد سے اور طبرانی معجم اوسط میں بسند حسن حضرت حذیفہ صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جعل الذل و الصغار علی من خالف امری و من تشبہ بقوم فہو منہم رکھی گئی ذلت اور خواری اُس پر جو میرے حکم کا خلاف کرے اور جو کسی قوم سے تشبہ کرے وہ اُنھیں میں سے ہے علامہ طیبی سے مجمع وغیرہ میں ہے اے من تشبہ بالکفار فی اللباس وغیرہ فہو منہم اھ باختصار یعنی جو کافروں سے لباس وغیرہ میں مشابہت کرے وہ اُنھیں کافروں میں سے ہے حدیث ۵۸ ترمذی و طبرانی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس منا من تشبہ بغیرنا لا تشبہوا بالیہود ولا بالنصارٰی فان تسلیم الیہود الاشارۃ بالاصابع و تسلیم النصارٰی الاشارۃ بالاکف ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیر سے تشبہ کرے نہ یہود سے تشبہ کرو نہ نصرانیوں سے کہ یہود کا سلام اونگلیوں سے اشارہ ہے

اور نصاری کا ہتھیلیوں سے حدیث ۵۹ - مسند الفردوس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے مروی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس منا من عمل بسنۃ غیرنا جو ہمارے غیر کی سنت پر عمل کرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں حدیث ۶۰ - ابن حبان اپنی صحیح میں ابوعثمن سے راوی ہمارے پاس بیشگاہ خلافت فاروقی رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمان والاشرف صدور لایا جسمیں ارشاد ہے ایاکم وزی الاعاجم پارسیوں کی وضع سے دور ہو تذییل - حدیث ۶۱ - ابن ماجہ حضرت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من لم یعمل بسنتی فلیس منی جو میری سنت پر عمل نہ کرے وہ مجھ سے نہیں حدیث ۶۲ - ابن عساکر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالے عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من رغب عن سنتی فلیس منی جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ میرے گروہ سے نہیں حدیث ۶۳ خطیب حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من خالف سنتی فلیس منی جو میری سنت کا خلاف کرے وہ میرے زمرہ سے نہیں حدیث ۶۴ - ابن عساکر حضرت ابن الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اخذ بسنتی فھو منی ومن رغب عن سنتی فلیس منی جو میری سنت اختیار کرے وہ میرا اور جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ میرا نہیں حدیث ۶۵ بیہقی شعب میں عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بسند صحیح راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان لکل عمل شرۃ ولکل شرۃ فترۃ

فمن کانت فترتہ الی سنتی فقد اھتدی ومن کانت الی غیر ذلک فقد ھلک یعنی ہر کام کا ایک جوش ہوتا ہے اور ہر جوش کو ایک فتور تو جو فتور کے وقت بھی میری سنت ہی کی طرف رہے ہدایت پائے اور جو دوسری جانب ہو ہلاک ہوجائے ربنا بقدرتک علینا وعجزنا لدیک و بغناک عنا وفاقتنا الیک لاتھلکنا بذنوبنا ولاتواخذنا باعملنا ولاتجعلنا فتنۃ للقوم الظلمین ربنا انک رؤف رحیم آمین والحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا ومولٰنا محمد شفیع المذنبین وآلہ وصحبہ اجمعین آمین ؎

خاتمہ

رزقنا اللہ حسنہا اب کہ بحمد اللہ تعالیٰ کلام اپنے منتہے کو پہنچا اکثر ابنائے زمان کی ہمت اور دین وعلم کی جانب رغبت معلوم کسی دینی تحریر کے چند ورق دیکھنے بھی اُنپر بار گراں اور داستانوں دیوانوں کے دفتر اُلٹ جائیں سیری کہاں لہذا ہم بعض مضامین رسالہ کا ایک جدول میں خلاصہ لکھتے ہیں جنھیں اللہ ورسول پر ایمان اور روز قیامت پر الیقان ہو ملاحظہ کریں کہ قرآن و حدیث و نصوص ائمہ و علمائے قدیم وحدیث میں داڑھی منڈانے کتروانے پر کیا کیا ہولناک سزائیں وعیدیں مذمتیں تہدیدیں وارد ہیں ایمانی نگاہ کو یہ جدول ہی کافی اور جو تفصیل چاہے تو یہ فتویٰ ثانی اب جسمیں عذاب الٰہی کی طاقت ہو بخریاں عنود کی بات سُنے مجوس و ہنود کی صورت بنے ان جانگزا آفتوں کو گوارا کرے اور جسے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت ہو اپنا مونھ اسلامی بنائے شعائر اللہ کی حرمت بجالائے شعار کفر سے کنارہ کرے واللہ الہادی وولی الایادی۔

جدول اون سزاؤں و عیدوں مذمتوں کی جو داڑھی منڈانے کتروانے والوں کے حق میں آیات و احادیث و نصوص مذکورہ سے ثابت ہوئیں

شمار	سزا و مذمت	فرمان عدالت	میزان فرایں
۱	اللہ و رسول کے نافرمان ہیں جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	نہ آیات۔ ۱-۲-۷-۸-۱۳-۱۵ تا ۱۸-۳۲ حدیث ۱ تا ۱۰-۱۹ تا ۳۸-۴۰-۵۸	۴۱
۲	شیطان لعین کے محکوم ہیں	آیت ۵	۱
۳	سخت احمق ہیں	آیت ۱۰ نص ۱۸ و ۱۹	۳
۴	اللہ اُن سے بیزار ہے	آیت ۱۴	۱
۵	رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیزار ہیں	حدیث ۱۱ و ۱۲	۲
۶	رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسی صورت دیکھنے سے کراہت آتی ہے	حدیث ۱۰	۱
۷	یہودی صورت ہیں	حدیث ۳ و ۴ نص ۱ تا ۵	۷

شمار	سزا و مذمت	فرمان عدالت	میزان فرائیں
۸	نصرانی وضع ہیں فرنگیوں سے مشابہ ہیں	حدیث ۴ نص ۱ تا ۵ - ۱۳ تا ۱۷ - ۳۶ - [illegible]	۱۴
۹	مجوس کے پیرو ہیں	حدیث ۲ و ۶ نص ۱ تا ۵ - ۱۳ تا ۱۷	۱۲
۱۰	ہندؤں کی صورت مشرکین کی سیرت ہیں	حدیث ۱ نص ۱ تا ۵ - ۱۳ تا ۱۷ - ۳۴ - ۳۶	۱۳
۱۱	مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گروہ سے نہیں	حدیث ۔ ۴۷ - ۵۸ - ۵۹ - ۶۱ تا ۶۴	۷
۱۲	اُنھیں اپنے ہمصورتوں نصاریٰ و یہود و مجوس و ہنود کے گروہ سے ہیں	حدیث ۵۶ - ۵۷	۲
۱۳	واجب التعزیر ہیں شہر بدر کرنے کے قابل ہیں	حدیث ۴۳ - ۴۴ - نص ۶ تا ۱۲	۹
۱۴	مبدلین فطرت ہیں مغیر خلق اللہ ہیں	نص ۱۸ - ۱۹ - ۳۵ - ۳۸ تا ۴۹ - ۵۲	۱۶
۱۵	زنانے مخنث ہیں	حدیث ۴۳ - ۴۸ - نص ۱ تا ۵	۷
۱۶	خدا کے عہد شکن ہیں	حدیث ۲۱	۱
۱۷	ذلیل وخوار ہیں	حدیث ۵۶ - ۵۷	۲
۱۸	گھنونے قابل نفرت ہیں	حدیث ۴۰	۱
۱۹	مردود الشہادت ہیں	حدیث ۱۳ - ۱۴ - ۱۵	۳
۲۰	پورے اسلام میں داخل نہوئے	آیت ۱۸	۱
۲۱	ہلاکت میں ہیں مستحق بربادی ہیں	آیت ۱۸ - حدیث ۶۵	۲
۲۲	دین میں بے بہرہ آخرت میں بے نصیب ہیں	حدیث ۱۶ - ۱۷ - ۱۴	۳
۲۳	عذاب الٰہی کے منتظر	آیت ۱۸	۱
۲۴	اللہ عزوجل کو سخت دشمن ومبغوض ہیں	حدیث ۵۵	۱
۲۵	صبح ہیں تو اللہ کے غضب میں شام ہیں تو اللہ کے غضب میں	حدیث ۵۳	۱
۲۶	قیامت کے دن اُنکی صورتیں بگاڑی جائینگی	حدیث ۳۷ - ۳۸	۲

شمار	سزا و مذمت	فرمان عدالت	میزان فرائیں
۲۷	اللہ و رسول کے ملعون ہیں دنیا و آخرت میں ملعون ہیں اللہ و ملائکہ و بشر سبکی اونپر لعنت ہے فرشتوں نے اُن کے لعنتی ہونے پر آمین کہی	ہشت احادیث ۱۸-۴۲-۴۳-۴۵-۴۶-۴۸-۵۳-۵۴	۸
۲۸	اللہ تعالیٰ اونپر نظر رحمت نفرمائے گا	حدیث ۵۰	۱
۲۹	وہ بہشت میں نجائینگے۔	حدیث ۴۹-۵۱	۲
۳۰	اللہ عزوجل اُنھیں جہنم میں ڈالیگا والعیاذ باللہ تعالیٰ۔	آیت ۱۴	۱

الحمد للہ یہ مختصر رسالہ جسمیں علاوہ زوائد کے اصل مقصد میں اٹھارہ[۱۸] آیتوں بہتر[۷۲] حدیثوں ساٹھ ارشادات علما جملہ ڈیڑھ سو نصوص نے باطل کا ازہاق حق کا احقاق کیا غرہ رجب روز جمعہ مبارکہ [۱۳۲۵] ہجریہ قدسیہ کو قمر التمام و بدر ساو اختتام اور بلحاظ تاریخ لمعۃ الضحی فی اعفاء اللحی [۱۳۱۵] نام ہوا ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ وسراج افقہ سیدنا و مولٰنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین آمین وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین واللہ سبحنہ وتعالےٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

عبدہ المذنب احمد البریلوی

کتبہ

عفی عنہ بمحمدن المصطفےٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادر ۱۳۰۱ھ

۱۳۰۱ھ

عبد المصطفےٰ احمد رضا خاں

ما احسن ہذا التحریر العزیز التحریر، الذی حررہ مولانا النحریر، وقد اصاب فی الجواب، واتی فیہ لشئی عجاب،
لیس منہ اولو النہی، ولا یتانث بعد اولو اللحی، لانہ اذا انبت القرطاس الیابس سطورا وانقی، فاولی ان ینبت
الخد الرطب شعورا فتبقی، کیف لا وقد رفع ہذہ المضامین الحارۃ الاعذار الباردۃ لمن لحقہم مرض حلق اللحی، وقد
تبین مفاسدہ کالشمس فی الضحی، الاتی فیہا اقشعرار لمن یخاف عذابہ ویخشی، واضطرار الی الحق لمن
یبعد النفس عن الہوی وینہی، فعجب غایۃ العجب من ذی الشعور الصحیح الذی لیس لہ داء من التحلب والحیۃ،
وقد اصیح بمرض اللحیۃ، اللتی ہی زینۃ للرجل ومحاسن، ولذا یقال لہا المحاسن، فمن ہذہ الوجوہ
وجوہ من اطالہا حمراء فی الاولی، وبیضاء فی الاخری، ووجوہ من ازالہا صفراء فی الدنیا، وسوداء
فی العقبے، صاننا اللہ تعالی عن سواد الوجہ فی الدارین، ورزقنا اتباع سنۃ رسول الثقلین،
صلے اللہ تعالی علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ وعلماء ملتہ واولیاء امتہ فی الیوم الازہر و
لیل الدجی، صلاۃ دائمۃ متوالیۃ وسلاما متکاثرا متعاقب الا تعد ولا تحصے،

عبدہ العاصی سلطان احمد البریلوی

کتبہ

عفی اللہ عنہ
۱۳۱۵

۱۳۰۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحن من زین الرجال باللحی، وجعل شعار اہل الشعور والنہی، ومیزہ الفحول من الانثی والخنثی،
وافضل الصلوات، واکمل التحیات، وازکی التسلیمات، وانمی البرکات، علی اشرف البرایا، مستوقف
المطایا محمد المبعوث ہدی للناس بشیرا ونذیرا، وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا، کث اللحیۃ تملؤ صدرہ
المتلالی المجلی، وعلی آلہ واصحابہ الذین شعورہم وشعارہم شعریا سماء العلی، اما بعد فان ہذا التحریر العزیز
بان ہذا لیشذ ذر الابریز، فیہ جواہر غالیۃ تسر بہ الخواطر، وحدائق رائقۃ تقر بہ النواظر، ولا غرو لانہ انموذج
من نتائج افکار الجہبذ السمیدع، الاحوذی البارع، الحبر المعظم، والبحر العظم

حدیث ۱۲ | کوکب ۱۲ | عم الہ یا علیہا | انتشا | سہل ۱۲ | مختار | یسیر | اوراق ۱۲ | ذہب ۱۲ | الفطمطم ۱۲ | حسن

له اقتباس من حدیث الشریف صلے اللہ تعالی علیہ وسلم ان للہ ملائکۃ تسبیحہم سبحن من زین الرجال باللحی الحدیث ذکرہ الامام حجۃ الاسلام محمد الغزالی فی کیمیاء السعادت ۱۲ منہ

محاسن الملة الزہراء ۃ الذی افتخر بہ العلم والمجد والزکاء ۃ وسما علی اقرانہ بالحمد والنقی والعلے ۃ جعلہ اللہ

تخلص باولاحضرت الوالد الماجد ۱۲ — اشارۃ الی اسم جدنا الامجد ۱۲

عبد المصطفاہ ۃ فنال من حبیبہ احمد رضاہ ۃ فما کل الا اسرع من الوحاۃ اذاتی فی لمحۃ بلمعۃ الکلمے ۃ فامسے

اشارۃ الی اسم ابی دام ظلہ ۱۲

الدہر بہ لامعا واضحے ۃ ہزم الفتنۃ ویداہ تحت ثیابہ ۃ وقتل البدعۃ وسیفہ فی جرابہ اقام علی الولید البلید

الحاقۃ العظمی ۃ والطامۃ الکبرے ۃ وخمش فی خدود حدودہ ۃ وخدش فی غدار اعذارہ ۃ فانتقض الجدود

وبرد الاعذار ۃ فبعد الی این الفرار ۃ وبای حدیث بعدہ یؤمنون ۃ وسیعلم الذین ای منقلب ینقلبون ۃ

فطوبی وطوبی لمن تبع الہدی ۃ واولی فاولی لمن اتبع الہوی ۃ فقد قال جل وعلا ۃ ومن یشاقق

الرسول من بعد ما تبین لہ الہدے ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی و نصلہ جہنم وساءت مصیرا

فیا ایہا الشقی المرید المریض بحلق اللحے ۃ الذی ادار علی عذار ذکورتہ بالحلق الرحی ۃ اما اتتک حالقۃ الدین

بوفاق المارقین من الیہود العنودۃ والمجوس والہنود ۃ وسائر المشرکین ۃ وخلاف المسلمین ۃ بل المرسلین ۃ

بل وخاتم النبیین صلی اللہ تعالی علیہ وعلیہم اجمعین ۃ فالحذر الحذر یا من تنشر ۃ وکان ان تتنصر ۃ من حر نار سقر

لواحۃ للبشر ۃ لا تبقی ولا تذر ۃ ومن انذر فقد اعذر ۃ واللہ اکبر ۃ علی من عتا وتکبر ۃ وعصی وتجبر ۃ ومثل

بالشعر ۃ وانا العبد الضعیف محمد المعروف بحامد رضا رزقہ اللہ شرعۃ الشریعۃ وشعرہا واصلح عملہ و

اعطاہ حلیۃ التقی والرضا آمین آمین بجاہ النبی الامین المکین فصلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ الطیبین و

اصحابہ الطاہرین برحمتک یا ارحم الراحمین وکان ذلک لمنتصف رجب المرجب سنہ ۱۳۱۵ھ

حامدا و مصلیا

ہر شخص کو یہ بات معلوم ہے کہ ہر محکوم اپنے حاکم کی اطاعت و فرمانبرداری کے سبب اُس کا مقبول اُس کا

منظور نظر ہو کر ذی فہم ذی تمیز ہر دلعزیز سمجھا جاتا ہے ہم معاشر مسلمین کا سر تاج وا[illegible]

بخاتِ آخرت کا وسیلہ غفران کا حیلہ ہمارے ارزاق ہماری حیات ہماری کل کائنات کیا جملہ کائنات
کا موجب ہمارا قافلہ سالار ہمارا اعلی سردار ہمارا البشیر ونذیر ہمارا بے ہمتا ممتنع النظیر رفیع الشان
سلطان ہمارا عالم پناہ بادشاہ جسکی رفعتِ کمال و کمالِ رفعت سی بجز حضرت واجب الوجود ممکن کا
آگاہ ہونا ناممکن اللّٰہم صل وسلم وبارک علیہ وعلی آلہ قدر حسنہ وجمالہ وکمالہ ہمارے ایسے عظیم الشان
سلطانِ عالم جانِ عالم جانانِ عالم کے اہلبیت مطہر و مکرم اُسکے جلیل القدر چاروں وزیر اعظم
جو ملت حنیف و دین حنیف کے معین و ممد و محافظ و ناصر قیام نظام آئین اسلام کو اربع عناصر
اُسکے ممالک کے صوبہ دار اُسکے فوجی وعدالتی سردار اُسکے خطبا نقبا اُسکے منشی کاتب خطوط نویس
خطوط رساں اُسکے ایک لاکھ چوبیس ہزار خاص نظارہ جمال کے شرف اندوز وغیرہم جس امر اہم کے
عامل رہے ہوں ہم اُسے بے پروائی یا حقارت کے باعث یا محض [illegible]افقت و افقت مخالف
یا اُنکی متابعت و مشابہت کیلئے چھوڑ دیں (قطع نظر اسکے کہ ہمارے بادشاہ کا حکم یا احکام
اُس عمل کی پابندی کی نسبت صادر ہو چکے) حیف ہے اور ہزار حیف ہر گاہ مخالف کو ہمارے اور
ہمارے موافق کی برائے نام مشابہت ناگوار تو ہمکو بدرجہ اولے شائبہ شبہ عار ہونا سزاوار معلوم
صفایا کرنے والوں کا منشا اس سے بصورت امارد رہنا ہے یا ہمشکل مخنث یا اندراج افراد مؤنث
ذرا گریبان میں مونھ ڈالیں دیکھیں کہ یہ صورت اس عمر میں اُنکو پھبتی ہی یا صرف پھبتی شکل ثانی ہیں
کوئی کمال جمال ہی یا اظہار کمال نقص ہیئت ثالث میں کونسا حظ و کیف حاصل ہو سکتا ہی بہر کیف اس مختصر
رسالہ میں جو کچھ اس فریق کے واسطے جامعیت کے ساتھ لکھا انتہا درجہ کا محقق اور محض فیضان حق
ہے فھو الحق المطاع والحق ان الحق احق بالاتباع لقد اجاد ہذا البحر المتوقد النقاد فیما اجاب افاض و افاد
واللہ سبحنہ الہادی الی سبیل الرشاد وکتبہ افقر العباد عبدہ النعمانی اوصلہ اللہ سبحنہ الی اقصی الامانی بحرمۃ السبع المثانی

تمت

بن[illegible]

نتائج افکار [illegible]